اسباق دست شناسی
از: خالد اسحاق راٹھور
پامسٹری
کے ہر طالب علم
کی ضرورت
اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما...... آمین
راٹھور پبلشرز، 2/11، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو لاہور

اسباق دست شناسی

از خالد اسحاق راٹھور

رابطہ: خالد اسحاق راٹھور، مکان 2، گلی 1، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور

نام کتاب	
مصنف	خالداسحاق راٹھور
ناشر	راٹھور پبلشرز، لاہور
اشاعت اول	500
سن اشاعت	1999
قیمت	Rs

مصنف و پبلشر خالداسحاق راٹھور

ایڈیٹر ماہنامہ راہنمائے عملیات
ماہر نجوم، پامسٹری، اعداد، جفر و عملیات

فون 6374864

راٹھور پبلشرز، 2/11، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور

اپنی بات

علم دست شناسی پر اس وقت مارکیٹ میں کئی ایک کتب دستیاب ہیں۔ ایسی صورت میں ایک نئی کتاب کی کیا ضرورت تھی؟

اس سوال کا جواب بہت سادہ ہے۔ 1989 ایک اکیڈمی کے لیے علم دست شناسی کے موضوع پر کورس تیار کیا، پھر اس کے غیر متحرک ہونے پر 1999 میں خالد انسی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز، لاہور کی بنیاد رکھی۔ یہ کتاب بنیادی طور پر ان اسباق پر مشتمل ہے جو میں نے متذکرہ بالا اکیڈمی کے لیے تحریر کیے تھے۔ اس کتاب میں شامل مواد قبل ازیں کئی رسائل وغیرہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کتاب کو دوبارہ ترتیب دینے اور تحریر کرنے کے دوران اس بات کو مد نظر رکھا گیا ہے کوئی بھی فرد بلا استاد اس کتاب کے ذریعے علم دست شناسی کے دقیق فن کی بنیادی اور فنی باتوں کو سمجھ سکے اور مستقبل میں اچھا دست شناس بن سکے۔ بالیقین یہ کتاب ہر اس فرد کے لیے جو علم دست شناسی کو ایک سائنسی علم کے طور پر سمجھنا چاہتا ہے حد درجہ معاون اور راہنماء ثابت ہو گی۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ محنت کریں، وقت آنے پر ہر فرد آپ کی صلاحیت کا معترف ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا۔

دعاگو

خالداسحاق راٹھور

فہرست مضامین

علم دست شناسی

دست شناسی ایک نہایت ہی قدیم علم ہے اور ایک اندازے کے مطابق زمانہ قبل از تاریخ میں بھی یہ علم انسانی دانش کے زیر سایہ پروان چڑھتا رہا ہے۔ علم دست شناسی کب کہاں اور کیسے وجود میں آیا یہ ایک بحث طلب مسئلہ ہے۔ اور ہمارے موضوع سے باہر۔ اس لیے مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں جھانکنے اور اپنے بارے میں جاننے کی خواہش اور فطرت کے رازوں کو پالینے کی جو آرزو ازل سے انسان کے خمیر میں شامل ہے، نے دست شناسی اور دوسرے مخفی علوم کو فروغ دیا۔ جس طرح ایک ماہر نباتات کسی پودے کے پتے دیکھ کر اس پودے کے تمام خواص بیان کر سکتا ہے۔ اسی طرح ایک ماہر دست شناس کسی شخص کے ہاتھ کو دیکھ کر اس کی فطرت و قسمت کے تمام رموز کو بیان کر سکتا ہے۔ ہاتھوں کی اس خوبی کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہاتھ بولتے ہیں۔ اگر آپ بھی ہاتھوں کی زبان کو سمجھنا چاہتے ہیں اور اس فن میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر ان اسباق پر بھرپور توجہ دیں۔ جلد ہی

آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ ہاتھوں کی مدد سے اپنے اور دوسروں کے بارے میں حیرت انگیز انکشافات کر سکیں۔ انسانی زندگی کے مختلف معاملات صحت، عزت، دولت، شہرت، وقار، شادی، رومانس، بچے، کاروبار، کردار، مشاغل و عادات وغیرہ کے بارے میں پیش گوئی کر سکیں گے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس علم کے ذریعے آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ انسان کی فطری و جبلی خامیوں، پوشیدہ و خوابیدہ صلاحیتوں کو سمجھ کر اسے زندگی بسر کرنے کے لیے ایک بہتر لائحہ عمل سے روشناس کر سکیں۔

اس فن کی بہتر طور پر تشریح و بیان کے لیے اسے مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ساختیاتی تفسیر

اس حصے میں ہاتھ کی مجموعی ساخت اور اس کے مختلف انفرادی اعضاء مثلاً انگلیوں، انگوٹھے، ہتھیلی اور ابھاروں وغیرہ کی ساخت کے مدنظر سائل کے کردار اور حالات زندگی کو بیان کیا جاتا ہے۔

خطوط

اس حصے میں ہاتھ پر موجود مختلف خطوط مثلاً خط زندگی، خط قسمت، خط ذہن، خط صحت، خط شادی وغیرہ کی مدد سے سائل کی زندگی کے بارے میں متفرق احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض ماہرین فن جلدیات کے عنوان سے دست شناسی کے تیسرے حصے کو بھی بیان کرتے ہیں۔ تاہم اسباق ہذا میں دست شناسی کی روایتی اور قدیم تقسیم جو صرف دو حصوں پر مشتمل ہے کو قابل اعتماد و موزوں ہونے کی بنا پر اختیار کیا گیا ہے۔

بلحاظ تقسیم ساختیاتی تفسیر کا موضوع اولیت رکھتا ہے۔ اور یہی اولیت ساختیاتی

تفسیر کے پہلو کی اہمیت کا اظہار کرتی ہے۔ ہاتھوں کی وضع قطع کو اس فن میں بنیادی اہمیت حاصل ہے اور جو حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ صرف لکیروں کے ذریعے قابل قدر اور اعتبار احکام لگائے جاسکتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ ہاتھ اور اس کے دیگر انفرادی اعضاء سے پہلو تہی کسی طور مناسب نہیں۔

ساختیاتی تفسیر

ہاتھوں کی اقسام

ساخت کے لحاظ سے ہاتھوں کو مندرجہ ذیل چھ بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

i- ابتدائی ہاتھ

ii- مربع ہاتھ

iii- چست ہاتھ

iv- فلسفی ہاتھ

v- مخروطی ہاتھ

vi- نفسی ہاتھ

ہاتھوں کی مندرجہ بالا تقسیم میرا یا جدید دور کے ماہرین کا کارنامہ نہیں ہے بلکہ قدیم زمانے سے ہی ہاتھوں کی یہ تقسیم مروج رہی ہے۔ بعض ماہرین نے اس تقسیم کو کئی بار پرکھا اور اسے از سرنو ترتیب دینے کی کوشش کی۔ مگر آخر کار ان کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی وجہ ان ماہرین کی کم علمی یا کم فہمی نہ تھی بلکہ ہاتھوں کی مختلف اقسام کی لاتعداد گنتی تھی جس کی درجہ بندی ممکن نہ تھی۔

گو یہ تقسیم بھی مکمل نہیں ہے۔ کیونکہ ہاتھوں کی ایک بڑی تعداد مندرجہ بالا کسی بھی قسم سے تعلق نہیں رکھتی۔ بہر حال ماہرین نے اس مشکل کا حل ہاتھوں کی ساتویں قسم 'مرکب ہاتھ' میں پایا ہے۔ یہ ہاتھ اوپر بیان کی گئی چھ بنیادی اقسام میں سے کسی دو یا زیادہ کے ملنے سے وجود میں آتا ہے۔ سو ہر وہ ہاتھ جو مندرجہ بالا بنیادی اقسام میں سے کسی سے بھی تعلق نہیں رکھتا اسے مرکب ہاتھ کا نام دیا جاتا ہے۔

ہاتھوں کی ساخت میں فرق جاننے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے سامنے آنے والے ہر ہاتھ کی مجموعی لمبائی، چوڑائی، موٹائی، انگلیوں، ناخنوں، اور جوڑوں کی بناوٹ کو مد نظر رکھیں۔ دراصل عملی میدان میں آپ کو ہاتھوں کی کئی متفرق اور ملی جلتی اقسام سے واسطہ پڑے گا اور ایک سرسری نظر آپ کو کسی فیصلے میں مدد نہ دے سکے گی۔ ذیل میں ہاتھوں کی چھ بنیادی اقسام اور ایک مرکب قسم کی ساخت اور خصوصیات کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ انکا عمیق مطالعہ آپ کو کامیابی کے زینے کی طرف لے جانے کا باعث ہوگا۔

ابتدائی ہاتھ

ساخت

ابتدائی ہاتھ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ادنیٰ درجے کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہ ہاتھ دیکھنے میں موٹا اور بھدا نظر آتا ہے۔ تمام کا تمام ہاتھ یعنی انگوٹھا، انگلیاں اور ہتھیلی موٹے اور بھدے ہوتے ہیں۔ انگلیاں ہتھیلی کی نسبت لمبائی میں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اور صرف ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حامل کا انگوٹھا انگلیوں کی نسبت چھوٹا ہے اگر اس ہاتھ کے ناخنوں کو غور سے دیکھا جائے تو وہ بھی چھوٹے ہی ہوں گے۔ یوں یہ ہاتھ صحت مند، مضبوط اور توانا جسم کے مالک کا ہوتا ہے۔

خصوصیات

سب سے پہلا تصور جو ذہن میں ابتدائی ہاتھ کے بارے میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ ایسا ہاتھ ابھی ابتدائی اور ارتقائی سٹیج میں ہے۔ آپ نے کبھی جانوروں کے پنجوں کا مطالعہ کیا ہو

یا کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بندر اور بن مانس کا پنجہ دوسرے جانوروں کے پنجوں کی نسبت انسانی پنجے سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے۔ جانوروں کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں بڑی ہوتی ہیں اور انگلیاں چھوٹی جب کہ انسان کی ہتھیلی اور انگلیوں میں ایک توازن ہوتا ہے۔ انسانی انگلیاں جانوروں کی انگلیوں سے لمبی ہوتی ہیں۔

ابتدائی ہاتھ دراصل جانوروں کے ہاتھ سے قریب تر ہوتا ہے۔ مختصر انگلیاں اور بڑی ہتھیلی تاہم اس ہاتھ کی انگلیاں اس قدر مختصر نہیں ہوتیں جتنی کہ جانوروں کی۔ بلکہ قدرے طویل ہوتی ہیں۔

کیونکہ ایسا ہاتھ جانوروں کے پنجے سے قریب تر ہے اس لیے اسے ابتدائی ہاتھ کا نام دیا گیا ہے۔ جس قدر کسی ہاتھ کی ہتھیلی بڑی ہو اس قدر اس میں ذہانت کا فقدان ہوتا ہے اور گنوار پن زیادہ پایا جاتا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ انگلیاں ذہانت کی علمبردار ہوتی ہیں۔ ہتھیلی کے بڑے ہونے سے ان کا سائز چھوٹا رہ جاتا ہے۔ جب انگلیاں چھوٹی ہوں گی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ متعلقہ ہاتھ کا ذہانت والا حصہ کمیاب ہے۔ جس کا فطری نتیجہ ذہانت کا فقدان، گنوار پن، جذباتیت اور وحشت ہے۔ چنانچہ ابتدائی ہاتھ اپنی مخصوص ساخت کی وجہ سے ایسی شخصیت کا اظہار کرتا ہے جو معمولی عقل و فہم کی مالک، جذباتی، تند مزاج اور تہذیب سے ناآشنا ہو۔

ایسے ہاتھ کے مالک کے لیے دوسرے انسان کی جان لینا معمولی بات ہے۔ دراصل یہ لوگ اس قدر غصہ ور اور تند مزاج ہوتے ہیں کہ معمولی بات پر اشتعال میں آجاتے ہیں اور مقابل پر حملہ کر بیٹھتے ہیں۔ یہ اب مقابل کی اپنی قسمت ہوتی ہے کہ وہ صرف زخمی ہوتا ہے یا اس دنیا سے چل بستا ہے۔ تاہم یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ابتدائی ہاتھ کے حامل کبھی سوچ سمجھ کر یا منصوبہ بنا کر کسی کو قتل یا ایسا دوسرا بڑا جرم نہیں کرتے۔ بلکہ غصہ کی وجہ سے فوری اشتعال میں آکر الٹی سیدھی حرکت کر بیٹھتے ہیں۔ جہاں تک ابتدائی ہاتھ کے حامل کی

روزمرہ زندگی کا تعلق ہے وہ نچلے درجے کی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ عقل وفہم کی اعلیٰ قوتوں سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ اس لیے معمولی درجے کے اور خاص طور پر ایسے کام جن میں جسمانی محنت و مشقت کی ضرورت ہوتی ہے کو اختیار کرتے ہیں۔ یہ تمام عمر اسی طرح بسر کر دیتے ہیں۔ معیار زندگی کو بہتر بنانے کی ان کو کبھی خواہش نہیں ہوتی۔ بس کھانا اور سو جانا ان کی ساری زندگی ہے۔

ابتدائی ہاتھ

مربع ہاتھ

ساخت

ظاہری طور پر ہاتھ کے دو نمایاں حصے ہتھیلی اور انگلیاں ہوتی ہیں۔ مربع ہاتھ میں ان دونوں حصوں کی شکل کو الگ الگ دیکھا جاتا ہے۔ اس ہاتھ میں کلائی سے انگلیوں کے جوڑ تک ہتھیلی مربع شکل میں ہوتی ہے۔ اور اس طرح انگلیاں ہتھیلی کی آخری حد سے شروع ہو کر اپنے آخری سروں تک دیکھنے سے مربع شکل کی نظر آتی ہیں۔ تاہم اگر ہر انگلی کو الگ الگ دیکھا جائے تو وہ مستطیل شکل کی ہوتی ہے۔

اس ہاتھ کے ناخن بھی مربع شکل کے ہوتے ہیں۔ مکمل خوبیوں کا حامل مربع ہاتھ دیکھنے والے پر اچھا تاثر چھوڑتا ہے۔

خصوصیات

مربع ہاتھ کی سب سے نمایاں خصوصیت مربع ہاتھ کے حامل کا نظم و ضبط کا پابند ہونا ہے۔ مربع ہاتھ کی حاملین ہر کام قاعدے اور طریقے سے کرنے کے خواہش مند ہوتے

ہیں۔ گھر ہو یا دفتر ہر جگہ یہ ایک خاص نظریے پر کاربند ہوتے ہیں۔ اور سختی سے اس کی پابندی کرتے ہیں۔ وقت اصولوں اور قانون کی پابندی ان میں فطری طور پر شامل ہوتی ہے۔

مربع ہاتھ کے حامل مضبوط قوت ارادی اور قوت عمل کے مالک ہوتے ہیں۔ اپنی منزل کا تعین کرنا اور پھر اس کو حاصل کرنے کے لیے پوری قوت استعمال کرنا ان کی بہترین خوبی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مربع ہاتھ کے حامل کاروبار حیات میں دیگر لوگوں کی نسبت زیادہ کامیاب وکامران رہتے ہیں بالفرض ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے تو یہ دل برداشتہ اور ناامید نہیں ہوتے بلکہ نئے عزم اور حوصلے کے ساتھ منزل کو حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی ایک اور خوبی جو بعض اوقات ان کی خامی بن جاتی ہے وہ ان کا ہر معاملے میں عقل پر بھروسہ کرنا ہے۔ کوئی بھی معاملہ ہو یہ دل کی بجائے دماغ کے فیصلے کو ترجیح دیتے ہیں۔

اپنی رائے کو ترجیح دینا ان کی ایک اور نمایاں خصوصیت ہے۔ اگر کوئی ان کو مشورہ دے تو یہ اس کو قابل غور نہیں سمجھتے۔ جو بات ان کی دانست میں درست ہو وہی اول و آخر ہے۔ مربع ہاتھ کے حاملین کو فنون لطیفہ سے کوئی خاص رغبت نہیں ہوتی۔ فنون لطیفہ کی بجائے یہ عملی وفنی کاموں کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ اور ایسے میدانوں میں زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ جہاں تخیل کی بجائے عمل کو فوقیت حاصل ہو۔

مربع ہاتھ

چست ہاتھ

ساخت

چست ہاتھ جسے بیضوی ہاتھ بھی کہا جاتا ہے کو ساخت کے لحاظ سے مزید دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلی قسم کا ہاتھ کلائی کے جوڑ سے کم چوڑا یعنی بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ یہ جوں جوں آگے بڑھتا ہے ہاتھ کی چوڑائی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔اور ہتھیلی انگلیوں کے جوڑ پر کافی چوڑائی لیے ہوئے ہوتی ہے۔

دوسری قسم کے بیضوی ہاتھ کی ساخت پہلی قسم والے سے برعکس ہوتی ہے۔یعنی ہاتھ کلائی کے جوڑ سے زیادہ چوڑا ہوتا ہے اور اپنے اختتام پر یعنی ہتھیلی اور انگلیوں کے جوڑ پر بیضوی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

بیضوی ہاتھ کی مندرجہ بالا دونوں اقسام بنیادی طور پر ایک ہونے کی بنا پر مشترکہ خصوصیات کی بھی حامل ہوتی ہیں۔ذیل میں ان کو بیان کیا گیا ہے۔

یہ ہاتھ کافی بڑا اور لمبوترا ہوتا ہے۔ پہلی نظر ہی میں یہ ہاتھ کافی بھاری، بے ڈھبا اور بے ڈھنگا محسوس ہوتا ہے۔ یعنی تناسب کا فقدان نمایاں ہوتا ہے۔

اس ہاتھ کی انگلیاں کافی موٹی ہوتی ہیں اور اگر ان ہاتھوں کی انگلیوں کے آخری سرے یعنی ناخن والی پور پر غور کیا جائے تو اس ہاتھ کی شناخت با آسانی ہو سکتی ہے۔اس کی وجہ بیضوی ہاتھ کی انگلیوں کے آخری سروں کا چپٹا ہونا ہے۔ انگلیوں کا یہ چپٹا پن کسی اور قسم کے ہاتھوں میں نہیں پایا جاتا۔ان ہاتھوں کی ایک اور نمایاں شناخت ان کے ناخنوں کا آخیر سروں سے چپٹا ہونا ہوتا ہے۔ اپنی بنیاد کی نسبت یہ اختتامی یا آخری سرے پر زیادہ چوڑے ہوتے ہیں۔

خصوصیات

جس طرح ساخت کے لحاظ سے چست ہاتھ کی دو اقسام ہیں اس طرح ان کی خصوصیات کے لحاظ سے بھی دو اقسام ہیں جو ان کی ساختی تفریق کی وجہ سے وجود میں آتی ہیں۔ مگر اس سلسلے میں ایک بات قابل ذکر ہے کہ دونوں اقسام کی بنیاد ایک ہے۔اور ان کا آپس میں ایک خاص تعلق بھی ہے۔اس لیے یہ چند مشترکہ خصوصیات کی حامل بھی ہیں۔ذیل میں پہلے ہر دو اقسام کی خصوصیات کو بیان کیا جا رہا ہے۔بعد میں ان کی متفرق خصوصیات کو بیان کیا جائے گا۔

چست ہاتھوں کی مشترکہ خصوصیات

بیضوی ہاتھ کے مالک غیر معمولی سرگرمی کا مظاہرہ کرنے والے انتھک اور انقلابی ہوتے ہیں۔ یہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتے ہیں۔ بیکار رہنا ان کے لیے موت کے برابر ہوتا ہے۔ دراصل یہ فطری طور پر کام کرنے کی خواہش اور صلاحیت رکھتے ہیں۔

یوں تو یہ جس شعبے میں چلے جائیں انتھک محنت اور انقلابی سوچ سے بہت سی کامیابیاں حاصل کر لیتے ہیں تاہم مشینی اور انجینئرنگ سے متعلق (پیشوں) میں ان کو کام کرنا

چاہیے۔ کیونکہ یہ شعبے انکے فطری رجحانات سے قریب تر ہوتے ہیں۔ اس لیے انکو یہاں اپنی صلاحیتوں کے آزمانے کے خاطر خواہ مواقع ملتے ہیں۔ یہ لوگ چونکہ ہر وقت کام میں مصروف رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اس لیے تحقیق و دریافت کے میدانوں میں کافی کامیابیاں حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ انقلابی سوچ کے حامل ہوتے ہیں۔ اور اہم معاملے میں پرانی راہ پر چلنے کی بجائے نئی راہ دریافت کرنے کے مشتاق ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جو بھی کام کر رہے ہوں اس میں نئی نئی دریافتوں اور ایجادوں کا باعث بنتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ اگر فیشن کے امور کے علاوہ زندگی کے دوسرے امور مثلاً طب، تعلیم، مذہب، فنون لطیفہ، لباس کی تراش خراش وغیرہ جیسے میدانوں میں بھی ہوں تو مروجہ طریقہ کار کی بجائے نئے اور منفرد طریقہ کار کو اپناتے ہیں۔ بیضوی ہاتھ کے حاملین کی نئی اور منفرد راہ تلاش کرنے کی خواہش اور اس پر عمل بعض اوقات ان کو معاشرے میں کہیں کا نہیں رہنے دیتا۔ مثلاً یہ اگر مذہب سے متعلق شعبے میں ہیں تو ہو سکتا ہے کہ فطری طبع کے باعث مذہب سے متعلق مروجہ اصولوں اور معاملات میں کسی نئی چیز کو شامل کر دیں یا مروجہ اصولوں، نظریات و قواعد کو غلط، نامکمل اور قابل اصلاح سمجھ کر ان کے خلاف آواز بلند کریں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ حق پر ہوں مگر مزاج میں پائی جانے والی شدت و تیزی کے باعث غلط راستے پر چل پڑتے ہیں۔ یہ چیزیں آخر کار نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں بہر حال آرٹ، موسیقی، ناچ، رنگ، لباس، تعلیم اور علاج وغیرہ کے میدانوں میں تبدیلی لانے کا سہرا اکثر بیضوی ہاتھ والوں کے سر ہوتا ہے۔

جیسے کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ لوگ مسلسل کام کرنے والے، منفرد اور انقلابی سوچ کے مالک، اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو آزمانے والے ہوتے ہیں۔ انہی خصوصیات کے زیر اثر یہ لوگ اکثر ایک کام سے دوسرے کام کو اختیار کرتے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا پسند کرتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بیضوی ہاتھ کے مالک اپنی جائے پیدائش چھوڑ کر

دوسری جگہ قیام پذیر ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ پکی عمر میں، جوانی میں پسند کی جانے والی جگہ کو بھی چھوڑ دیں۔

دراصل ان کی بے چین روح ان کو ایک جگہ آرام نہیں لینے دیتی اور ان کے ہاتھ پر سفر سے متعلق دوسری علامات بھی موجود ہوں تو پھر ان کے جائے قیام کے بارے میں آپ کو پیشگوئی کرنے کے بارے میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ مسلسل تبدیلی سفر اور سیر و سیاحت ان کے پسندیدہ کام اور خواہش ہوتی ہے۔

بیضوی ہاتھ کے مالک جذباتی اور جلدباز ہوتے ہیں۔ یہ جذباتیت اور جلدبازی بعض اوقات زندگی کے مشکل اور طویل سفر میں ان کے لیے مزید پریشانیوں کا باعث بن سکتی ہے۔ اور اسی وجہ سے ان کو ناکامی کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔ تاہم مسلسل محنت سے نہ گھبرانا اور کامیابی کے لیے مسلسل جدوجہد کرنے کا جوہر ان کو آخر کار محنت کے ثمر سے بہرہ ور کر دیتا ہے۔ لیکن ان کو چاہیئے کہ جذباتیت اور جلدبازی سے باز رہیں۔ معمولی باتوں پر بھڑک اٹھنا یا جلدبازی جو بے احتیاطی کا باعث بنتی ہے کسی طرح بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ فطری کمزوریوں پر قابو پالیں تو معاشرے میں زیادہ کامیاب زندگی بسر کر سکتے ہیں، اور اس سے زیادہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں جتنی یہ حاصل کر سکے ہیں۔

ایک اور بات جو بیضوی ہاتھ کی خصوصیات کے سلسلے میں قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ صرف ایجاد و اختراع یا شہرت کے لیے محنت نہیں کرتے بلکہ پس پردہ ان کی ایک اعلیٰ اور پر آسائش زندگی بسر کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ ایک اچھا اور ضروریات زندگی سے مزین خوبصورت گھر ان کی کمزوری ہوتا ہے۔

قارئین یہ تو تھیں بیضوی ہاتھ کی مجموعی خصوصیات۔ جہاں تک دونوں اقسام کی الگ الگ خصوصیات کا تعلق ہے تو یہ بات قابل غور و ذکر ہے کہ بیضوی ہاتھ کی اقسام اوپر بیان کیئے گئے احکامات ہی کے زیر اثر آتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جب بیضوی ہاتھ پہلی قسم

سے تعلق رکھے گا یعنی کلائی کے جوڑ سے کم چوڑا ہو مگر ہتھیلی اور انگلیوں کے جوڑ پر اس کی چوڑائی زیادہ ہو تو حامل کے زندگی کے بارے میں خیالات خاص نوعیت کے ہوں گے۔ اور وہ کام کو اپنے خیالات کے مطابق سر انجام دے گا۔ کسی وقت بھی آرام سے نہ بیٹھے گا، بلکہ کام کو ترجیح دے گا۔ جہاں تک اس کی فطرت کا تعلق ہے وہ بھوی ہاتھ کی دوسری قسم یعنی کلائی کے جوڑ سے زیادہ چوڑا مگر ہتھیلی اور انگلیوں کے جوڑ پر کم چوڑائی والے سے کم جذباتی ہو گا۔ جلد غصے میں نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے جھگڑنے پر آمادہ ہو گا۔ اس کی نسبت بھوی ہاتھ کی دوسری قسم سے تعلق رکھنے والا جلد غصے میں آنے والا، جذباتی اور جلد باز ہو گا۔ ہر کام میں غیر ضروری جلد بازی اس کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ مختصراً بھوی ہاتھ کی پہلی قسم دوسرے قسم کی نسبت زیادہ مثبت خصوصیات لیے ہوئے ہوتی ہے۔

مزید وضاحت کے لیے عرض ہے کہ بھوی ہاتھوں کی مشترکہ خصوصیات دونوں اقسام پر یکساں لاگو آتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ بھوی ہاتھ کی پہلی قسم سے تعلق رکھنے والا دوسری قسم کی نسبت کم شدت پسند اور زیادہ عملی رجحان کا حامل ہوتا ہے۔ اس لیے بھوی ہاتھوں کی مشترکہ خصوصیات کو اس فرق کے ساتھ دونوں اقسام کے لیے بیان کیا جا سکتا ہے۔

فلسفیانہ ہاتھ

ساخت

فلسفیانہ ہاتھ کو گرہ دار اور فلسفی ہاتھ کے ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ اس ہاتھ کی تمام ہڈیاں نمایاں یعنی ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات اس کی چوڑائی کافی ہوتی ہے لیکن زیادہ تر ہاتھ لمبے ہوتے ہیں۔ ہتھیلی کافی بڑی ہوتی ہے لیکن اس پر گوشت قدرے کم ہوتا ہے۔ بلکہ تمام ہاتھ میں گوشت کم اور ہڈیاں زیادہ نمایاں ہوتی ہیں اس ہاتھ کی انگلیاں گرہ دار ہوتی ہیں۔ یہ گرہیں کافی نمایاں اور ترقی یافتہ ہوتی ہیں۔

اگر اس ہاتھ کی مجموعی شکل پر غور کریں تو یہ پتلا لمبا اور گرہ دار ہوتا ہے فلسفیانہ ہاتھ کے انگوٹھے کے دونوں جوڑ لمبائی میں برابر ہوتے ہیں اور یہ عام طور پر بڑے سائز کا ہوتا ہے۔ اس ہاتھ کے ناخن بھی نمایاں اور لمبوترے ہوتے ہیں۔ انگلیوں کے ناخن والے سرے نیم چوکور اور نیم مخروطی شکل کے ہوتے ہیں (دیکھئے شکل نمبر ۵)

خصوصیات

فلسفیانہ ہاتھ کے مالک مطالعے کے شوقین، ادبی ذوق اور فلسفیانہ میلان طبع کے حامل ہوتے ہیں حصول علم سے ان کو خاص رغبت ہوتی ہے۔ علم و ادب کے میدانوں میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کی بناء پر بڑا نام کماتے ہیں۔ علم و فضل میں بلند تر، دانا اور تجزیہ پسند ہوتے ہیں۔

ان سب خوبیوں کے باوجود یہ مالی لحاظ سے بد قسمت واقع ہوتے ہیں۔ اور تمام عمر مالی لحاظ سے کمزور رہتے ہیں۔ شائد اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ روپے پیسے کی بجائے یہ عوامی مقبولیت کے زیادہ طلب گار ہوتے ہیں۔ اور ان معاملات کی طرف توجہ زیادہ دیتے ہیں جہاں سے ان کی شہرت اور مقبولیت حاصل کرنے کی خواہش پوری ہو سکے۔ اس کے علاوہ قدرتی طور پر ان کی طبیعت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ یہ مادی آسائشوں کے پیچھے نہیں بھاگتے بلکہ مادیت سے عدم دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ لوگ بہت محتاط اور احتیاط پسند ہوتے ہیں اپنے خیالات کو قابو میں رکھتے ہیں۔ اور زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کہتے جس پر ان کی گرفت کی جا سکتی ہو۔ کسی معاملے میں اپنے خیالات کا اظہار بھی سوچ سمجھ کر کرتے ہیں۔ تاہم در پیش معاملے میں پوری توجہ سے حصہ لیتے ہیں اور ہر مسئلے کا خوبصورتی کے ساتھ تجزیہ کرتے ہیں۔

ویسے تو یہ لوگ دوسروں کے ساتھ بڑی خوش اخلاقی سے ملتے ہیں۔ اور مہربانی کا سلوک کرتے ہیں تاہم اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے یا کوئی ان کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کر دے یا کوئی بد تمیزی کا مرتکب ہو جائے تو یہ وقتی طور پر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن موقع ملتے ہی مقابل کو مزا ضرور چکھاتے ہیں۔ یہ بدلہ لینے کے لیے نہایت صبر سے مناسب وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ اپنی تمام تر علمیت اور خوش اخلاقی کے باوجود کسی کو معاف نہیں کرتے۔

فلسفی ہاتھ کے حامل اپنے آپ کو باقی لوگوں سے برتر اور دانا سمجھتے ہیں۔ احساس

برتری، خود پسندی اور انانیت جیسے عوامل ان میں منفی شکل اختیار کر کے سامنے آتے ہیں۔ ان خصوصیات کے پیش نظر یہ اپنے آپ کو سب سے الگ اور برتر سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے زندگی بھر کسی کو اپنا رازداں، دوست اور ساتھی نہیں بناتے اور نہ کسی پر اعتماد کرتے ہیں۔ راز کی بات ہمیشہ راز میں رکھتے ہیں۔ اور کبھی بھی اپنے دل کا حال دوسرے پر آشکار نہیں کرتے۔

ان کی عجیب عادت ہوتی ہے کہ جب بھی اظہار خیال کرتے ہیں عجیب و غریب خیالات، تشبیہات اور جذبات کا سہارا لیتے ہیں لیکن جب اپنی ذات کی باری آتی ہے تو یہ اشیاء کی ظاہری خوبصورتی اور ماہیت کی بجائے، اصلیت اور حقیقت کی تلاش میں رہتے ہیں اور ہر چیز کی اصلیت کا کھوج لگا کر سچائی کو پانا چاہتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ اگر روحانی یا مذہبی معاملات کی طرف ہو جائیں تو پھر یہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر چلے وغیرہ کاٹتے ہیں۔ بعض اوقات جنگلوں میں جابستے ہیں اور سچائی کی تلاش میں نفس کشی اختیار کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر جوگیوں اور پیروں فقیروں کے ہاتھ فلسفی قسم کے ہوتے ہیں۔ حقیقت کا سراغ پا لینے کی فطری خواہش ان لوگوں کو جاسوسی کے شعبے کی طرف لے جاتی ہے۔

لیکن ان کی ایک بڑی تعداد ایسے شعبوں اور پیشوں کی پسند کرتی ہے جہاں یہ بحث و مباحثہ کر سکیں، اپنے تجریدی طرز بیان کا اظہار کر سکیں جیسے کہ وکالت، شعر و شاعری اور ادب وغیرہ۔ دراصل اگر کسی شخص کا ہاتھ فلسفیانہ ہاتھ کی تمام تر ساختی علامتیں لیے ہوئے ہو تو فرد ان پڑھ ہونے کے باوجود عقل مند اور صاحب دانش ہوتا ہے۔

فطرت اور تجربہ دراصل اس کے استاد ہوتے ہیں۔ اور ان دونوں سے یہ اس قدر علم و عقل حاصل کر لیتا ہے کہ اردگرد کے لوگ اس کے مشورے کے طالب ہوتے ہیں اور اس کی علمیت، دانش اور حکمت کی قدر کرتے ہیں۔ اور یہی اس کی زندگی بھر کی کمائی ہوتی ہے۔

فلسفیانہ ہاتھ

مخروطی ہاتھ

ساخت

مخروطی ہاتھ جسے فنکارانہ اور نفیس ہاتھ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ انتہائی متناسب اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اس ہاتھ کی ہتھیلی قدرے مخروطی اور سڈول ہوتی۔ انگلیاں جڑ کے قریب سے کافی موٹی ابھری ہوئی اور گول ہوتی ہے۔ تاہم جوں جوں انگلی سرے کی طرف بڑھتی ہے، اس کی موٹائی جڑ کی نسبت کم ہونے لگتی ہے۔ اور اختتامی یعنی ناخن والی پور کافی پتلی ہو جاتی ہے۔ یوں انگلیاں مخروطی شکل اختیار کر لیتی ہیں اگر ہتھیلی اور انگلیوں کو باہم ملا کر ہاتھ کی ساخت پر غور کیا جائے تو ایک لمحے میں اس کی مخروطی شکل اپنی پہچان کروا دیتی ہے۔ بعض اوقات ہتھیلی تنگ اور لمبی ہوتی ہے۔ جس کے زیرِ اثر پورا ہاتھ ایسی ہی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ تاہم یہ پھر بھی مخروطی ہی ہوتا ہے اس ہاتھ کا انگوٹھا نہایت ہی خوبصورت اور مخروطی ہوتا ہے۔ ناخن بھی خوبصورت، لمبے اور مخروطی ہوتے ہیں۔

خصوصیت

مخروطی ہاتھ جسے فنکارانہ ہاتھ بھی کہا جاتا ہے کہ نام سے آپ کے ذہن میں اس ہاتھ کے حاملین کے فنکار ہونے کا خیال ابھرا ہے تو یہ درست نہیں ہے۔ یہ نام صرف اس ہاتھ کی خوبصورتی کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ اس ہاتھ کے مالک فنون لطیفہ کے شائق تو ضرور ہوتے ہیں مگر ماہر نہیں ہوتے۔ مشکل ہی سے کوئی ایسی مثال ملے گی جس میں فنکارانہ ہاتھ کا مالک عملی طور پر فنون لطیفہ سے منسلک ہو۔ اگر ایسا ہے تو جان لیں کہ وہ شخص اپنے شعبے میں خوب نام پیدا کرے گا اور دور دور تک اس کا کوئی مقابل نہ ہو گا۔ فنکارانہ ہاتھ کے مالک موڈی اور جذباتی طبع لیے ہوئے ہوتے ہیں۔ فیاضی، رحمدلی اور ہمدردی ان کی خاص خوبیاں، خامیوں کا روپ دھار لیتی ہیں۔ دراصل جب یہ اپنی فطری عادات کے تحت کسی کو امداد دینے لگتے ہیں تو اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ ضرورت مند اور محتاج کو دے رہے ہیں یا مفت خور کو۔ بس جس پر ان کا دل آ گیا اس کو مالا مال کر دیا۔ اور جس پر ان کا دل نہیں آتا وہ چاہے کتنا ہی ضرورت مند کیوں نہ ہو وہ ان کی مدد سے محروم رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے وہ لوگ جو خوشامدی اور جی حضوری کرتے ہیں انعام و اکرام کے حقدار ٹھہرائے جاتے ہیں اور محتاج، ضرورت مند، مسکین اور غریب غرباء اکثر خالی ہاتھ ان کے در سے واپس آتے ہیں۔ صبر و استقلال کی بھی ان میں خاصی کمی ہوتی ہے۔ سکون اور اطمینان کے ساتھ کسی ایک کام سے منسلک نہیں رہتے بلکہ جلد ہی اپنے کام سے اکتا جاتے ہیں اور پرانے کام کو چھوڑ کر نیا کام شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے مزاج کی اس کمزوری کا اثر ان کے معاشرتی تعلقات میں بھی نظر آتا ہے۔ اپنی غیر مستقل مزاجی کے باعث یہ اپنے دوستوں سے بھی جلد ہی متنفر ہو جاتے ہیں اور پرانے دوستوں کو چھوڑ کر نئے دوست بنانے کا عمل مسلسل جاری رکھتے ہیں۔

اس وجہ سے یہ تمام عمر حقیقی دوستوں سے محروم رہتے ہیں۔ اگر ان کو وسائل میسر ہوں تو گھر میں موجود اشیاء کو بھی جلدی جلدی تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر وسائل

میسر نہ ہوں تو گھر کے سامان کی ترتیب کو کچھ عرصہ بعد ضرور تبدیل کر دیتے ہیں۔ زندگی کے دوسرے معاملات میں بھی ان کی مزاجی کیفیت ایسی ہی ہوتی ہے۔

ہاتھ پر دیگر علامات بھی موجود ہوں اور مواقع دستیاب ہوں تو یہ بیوی یا شوہر تبدیل کرنے میں بھی کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔ ویسے بھی یہ قدرے کمزور کردار کے مالک ہوتے ہیں۔ معمولی باتوں پر سخت غصے ہونا اور مقابل کو جھڑک دینا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ گو ان کا غصہ وقتی ہوتا ہے اور کچھ دیر بعد یہ غصے کو فراموش کر دیتے ہیں۔ یہ بات تو ان کے لیے آسان ہوتی ہے۔ مگر جس پر وہ اپنے غصے کا اظہار کر چکے ہوتے ہیں ان کے لیے اپنی بے عزتی کو فراموش کرنا آسان نہیں ہوتا۔

یہ الگ بات ہے کہ کوئی ان کی فطرت کو سمجھ کر ان کی باتوں پر غصہ نہ کرے ورنہ زیادہ تر لوگ ان کے اس رویے سے شاکی ہوتے ہیں۔ یہ کسی حد تک نفسیاتی مریض ہوتے ہیں۔ معمولی معمولی باتوں پر بے حد خوش ہوتے ہیں اور کھل کر اس کا اظہار کرتے ہیں۔ کسی معمولی ناکامی یا مشکل سے سابقہ پڑ جائے تو ان پر مایوسی اور غمی کے دورے پڑنے لگتے ہیں اور مشکل حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے یا ناکامی کو کامیابی سے بدلنے کی عملی کوشش کے لیے خود کو دوبارہ تیار نہیں کر سکتے۔ کامیابی حاصل کرنے کے لیے یہ ہمیشہ سہارے کی تلاش میں رہتے ہیں۔ خود کام اور محنت سے جی چراتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے بنائے ہوئے منصوبے یا ان کے مشورے دوسرے لوگوں کے لیے تو فائدہ مند ہو سکتے ہیں، تاہم یہ خود ان منصوبوں سے عملی قوتوں کے فقدان کی وجہ سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہتے ہیں۔

ان لوگوں کی معلومات کسی معاملات کے بارے میں سطحی نوعیت کی ہوتی ہیں لیکن کسی موضوع پر بحث کر رہے ہوں تو مقابل پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیتے کہ موضوع زیر بحث پر یہ صرف سطحی و ابتدائی باتوں کا علم رکھتے ہیں۔ بلکہ اپنی چرب زبانی اور حسن کرنے کی صلاحیت کے باعث ایسے موقعوں پر بہت اچھا کردار ادا کرتے ہیں۔

فنکارانہ ہاتھ کے مالک بہت نفاست پسند، آرام طلب، جذباتی، شیخی باز، مکار اور غیر مستقل مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ فیاض، ہمدرد، رحمدل اور لطیف جمالیاتی ذوق کے مالک ہوتے ہیں۔ ان خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ ان کی زندگی کافی مشکل ہوتی ہے۔ ان میں نہ تو مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی طاقت اور نہ ہی قیادت کی صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ صرف ایسے کاموں کے لیے موزوں ہوتے ہیں، جہاں جذبات اور تخیل کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اور یہ اپنے جذبات کا اظہار کر سکیں۔ اعلیٰ کاروباری یا دفتری پوزیشن اور تمام ایسی جگہوں پر ناکام رہتے ہیں جہاں ان کو حتمی فیصلے کرنے ہوں یا منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا پڑے۔

مخروطی ہاتھ

نفسی ہاتھ

ساخت

ہاتھوں کی تمام اقسام میں جس قسم کو خوبصورت کہا جا سکتا ہے وہ ہے نفسی ہاتھ۔ تمام ماہرین دست شناسی اس بات پر متفق ہیں کہ ساختی لحاظ سے یہ بہترین ہوتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ ماہرین اس کو بد قسمت ہاتھ بھی تصور کرتے ہیں۔ اس بات کا ذکر تو آگے آئے گا۔ یہاں اس کی ساخت کو بیان کیا جا رہا ہے۔

دیکھنے میں یہ ہاتھ کافی لمبا ہوتا ہے۔ گوشت کی مقدار کم ہوتی ہے۔ ہاتھ میں خم نمایاں ہوتا ہے۔ اس ہاتھ کی انگلیاں لمبی، نازک، اور نوک دار ہوتی ہیں۔ عام طور پر انگلیوں کے جوڑ بغور دیکھنے پر ہی محسوس ہوتے ہیں۔ اس ہاتھ کا انگوٹھا دیکھنے میں خوبصورت ہوتا ہے۔ مگر اس کی لمبائی نسبتاً کم ہوتی ہے۔

خصوصیات

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے یہ ہاتھ خوبصورت ترین قسم کا ہاتھ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بد قسمت ترین بھی۔ اس بد قسمتی کی وجہ یہ نہیں ہے کہ حامل کوئی قاتل، لٹیرا، چور اچکا ہوتا ہے بلکہ اس قسم کے ہاتھ کے مالک تصوراتی دنیا میں رہتے ہیں۔ ہر وقت ہوائی قلعے بنانا اور خیالی دنیا میں مست رہنا ان کو کسی کام کا نہیں رہنے دیتا۔ انہی وجوہات کی بناء پر یہ مادی لحاظ سے اکثر ناکام زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی زندگی میں عمل کا فقدان پایا جاتا ہے۔

اگر آپ اس قسم کے ہاتھ کے مالک سے یہ توقع کریں کہ وہ جدوجہد کر کے کوئی مقام حاصل کر سکے گا، تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔ یہ لوگ مادی لحاظ سے کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

تاہم اگر نفسی ہاتھ کے مالک اپنے آپ کو مذہبی و روحانی معاملات میں مصروف کر لیں تو پھر ان کا کوئی ثانی نہیں ہوتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ مذہبی اور روحانی میدان کے کھلاڑی ہیں۔ بطور پیر و مرشد یہ بہت کامیاب رہتے ہیں۔ ایک دنیا انکی نظر کرم کی خواہش مند ہوتی ہے۔ یہ لوگ اگر دست شناسی، نجوم، رمل اور جفر جیسے علوم کو اپنا لیں تو ان کی درست پیش گوئیاں ان کو ساری دنیا میں سچا ثابت کر دیتی ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ یہ عمل صالحہ کو اپنائیں۔ ہاتھ کی دیگر علامات سے ان کے ذہنی رجحان کی نشاندہی ہوتی ہے۔

تاہم اگر یہ سحر و عملیات کے میدان میں قدم رکھیں تو جلد ہی شیطانی قوتوں کو قابو کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جن کے بارے میں آپ نے کبھی کبھار ضرور پڑھا یا سنا ہو گا کہ انہوں نے اپنے عمل کی تکمیل کے لیے کسی بچے یا انسانی جان کی قربانی وغیرہ دی، نفسی ہاتھ سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ہر جائز و ناجائز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ان سے کسی خیر کی توقع لا حاصل ہو

ی۔

عام طور پر نفسی ہاتھ کے حاملین کو ایسی صورت میں خوشحال دیکھا گیا ہے، جب ان کو وراثت میں مال و دولت حاصل ہو۔ خاص طور ایسے ذرائع سے آمدن حاصل ہوتی رہے جیسے کوئی زرعی زمین یا ایک بڑا بنک اکاؤنٹ وغیرہ۔

اگر آپ عملی دست شناسی کے میدان میں قدم رکھیں تو آپکو معلوم ہوگا کہ مندرجہ بالا امور کے علاوہ اس قسم کے ہاتھ کی ایک بڑی تعداد عصمت فروشی، ہم جنس پرستی اور منشیات فروشی (خواتین و حضرات) جیسے کاموں سے وابستہ ہے۔

اس قسم کے ہاتھ کے مالک اس درجہ کیوں گر جاتے ہیں؟

اس سوال کا جواب بالکل آسان ہے۔ دراصل نفسی ہاتھ بنیادی طور پر محنت کش ہاتھ نہیں ہے۔ یہ کوئی عملی کام نہیں کر سکتے۔ جدوجہد، محنت اور عمل ان کے بس کی بات نہیں۔

اس وجہ سے یہ مشکل حالات کا مردانہ وار مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مرد ہوں یا عورتیں ایسے حالات میں جلد ہی ہمت ہار دیتے ہیں، اور ان کاموں کو اختیار کر لیتے ہیں جہاں سے بغیر محنت کے روٹی اور دولت حاصل ہو جائے یہی وجہ ہے کہ یہ عصمت فروشی وغیرہ جیسے کاموں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ مزاجاً یہ لوگ نہایت ہی خوش اخلاق اور ملنسار ہوتے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ پیار محبت سے پیش آتے ہیں۔

یہ لوگ کسی بات کو دل میں نہیں رکھتے۔ جو کوئی انکا یار دوست بن جاتا ہے اس کو اپنے دل کے تمام تر رازوں سے آشنا کر دیتے ہیں۔ یہ چیز اکثر اوقات نفسی ہاتھ والوں کی ناکامی کا باعث ہوتی ہے۔ گو یہ مقابل کو اپنا دوست اور عزیز جان کر شریک راز کرتے ہیں اور اسے قابل اعتماد سمجھتے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ اس کی اس کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور موقع ملتے ہی اس کو دھوکہ دے دیتے ہیں۔ نفسی ہاتھ کے حاملین اگر اپنے اندر

قوت ارادی و قوت عمل پیدا کر سکیں تو توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ مادی طور پر کچھ حاصل کر سکیں۔

اس قسم کے ہاتھوں کے مالک بچوں کی ابتدائی عمر میں ہی خاصی دیکھ بھال کرنی چاہئیے۔ ان کی طبیعت کے رجحان کو دیکھتے ہوئے ان کی تربیت کے سلسلے میں ضروری احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے تو بہترین نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے ورنہ نہیں۔ فلسفی ہاتھ پر خط ذہن جس قدر زیادہ جھکا ہوا ہو اسی قدر یہ خطرے کی علامت ہے۔

حاملین میانہ روی کی عنصر سے خالی، خواب و خیال کی دنیا میں رہنے والا ہوتا ہے اس پر کوئی نصیحت، کوئی سزا، کوئی ڈر اثر نہیں کرتا۔ بس جو ان کے ذہن میں ہو اس کو ہی حقیقت سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مادی طور پر کم ہی کامیاب ہوتے ہیں۔

نفسی ہاتھ

مرکب ہاتھ

ہاتھوں کی تمام تر اقسام میں سے جس قسم کو سمجھنا سب سے مشکل اور توجہ طلب ہے وہ ہے مرکب ہاتھ۔ دنیا میں پائے جانے والے تمام ہاتھ صرف چھ بنیادی اقسام سے متعلق نہیں ہوتے بلکہ ہاتھوں کی ایک بڑی تعداد ان چھ بنیادی ہاتھوں سے الگ ساخت لیے ہوئے ہوتی ہے۔ یہ بات قدیم زمانے سے ماہرین دست شناسی کے لیے درد سر بنی ہی کہ چھ بنیادی اور اہم اقسام کے علاوہ دیگر اقسام کی بھی درجہ بندی کی جائے لیکن جب کوئی ایسی کوشش کی گئی تو ہاتھوں کی لاتعداد اقسام سے واسطہ پڑا، جن کا بیان کرنا اور یاد رکھنا ایک تکلیف دہ عمل ثابت ہوا۔ بلکہ بعض حالتوں میں تو اس قسم کی تقسیم ان گنت اقسام کی وجہ سے بے معنی ہو کر رہ گئی آخر کار ماہرین کو ہاتھوں کی چھ بنیادی اقسام کے علاوہ دیگر متفرق اقسام کو مرکب ہاتھوں کے عنوان کے تحت پیش کرنا پڑا۔ یعنی وہ تمام اقسام جو ساخت کے لحاظ سے چھ بنیادی اقسام میں سے کسی ایک پر بھی پوری نہیں اتریں، مرکب ہاتھ قرار پائے۔

اس بات کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہاتھوں کی چھ بنیادی اقسام کی تعریف تو آسان ہو گئی مگر مرکب ہاتھوں کا بیان کرنا مقابلتاً مشکل ہو گیا۔

سو ہاتھوں کی دیگر بنیادی اقسام کی طرح مرکب ہاتھوں کی مکمل تعریف کرنا ممکن نہ رہا۔ جزوی طور پر تو مرکب ہاتھوں کی خصوصیات بیان کی جا سکتی ہیں۔ یعنی جب ہر ہاتھ کا انفرادی طور پر جائزہ لیا جائے۔ گو اکثر ماہرین نے مرکب ہاتھ کے عنوان سے اس کی خصوصیات بیان کی ہیں لیکن ان کو مکمل اور قابل تقلید نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اکثر مرکب ہاتھ الگ الگ ساختی خصوصیات لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ان کے احکام بھی ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔

مرکب ہاتھوں کی صرف ایک بنیادی قسم سے تعلق رکھنے والے دو متفرق ہاتھ بھی الگ الگ خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ یہاں میں آپ کے لیے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ جس سے بات بالکل واضح ہو جائے گی۔

عملی زندگی میں ہر فرد کا ہاتھ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر صرف مربع ہاتھ کو ہی چنا جائے تب بھی ہر ہاتھ دوسرے سے متفرق ہو گا۔ کوئی چھوٹا، کوئی بڑا، کوئی درمیانہ، کوئی پتلا، کوئی موٹا، کوئی نرم، کوئی سخت، کوئی کالا، کوئی سفید۔ غرضیکہ کسی نہ کسی وجہ سے ایک بنیادی قسم کے ہاتھ بھی آپس میں نہیں ملتے۔ گو مجموعی طور پر وہ سب ہاتھ مربع قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔

دراصل یہ ہی وہ نکتہ ہے جو ایک ماہر اور مبتدی میں فرق کرتا ہے۔ ایک مبتدی فرد کے ہاتھ کی قسم دریافت کرتا ہے اور اس کے مطابق حالات و واقعات کا اندازہ لگاتا ہے۔ جب کہ ماہر فن ہاتھ کی صرف قسم ہی دریافت کرنا کافی نہیں سمجھتا بلکہ اس کا سائز، لچک، رنگت، جسامت وغیرہ کو بھی مد نظر رکھتا ہے۔

مثلاً ہاتھ اگر مربع ہونے کے ساتھ قدرے چھوٹا ہے تو حامل بڑے منصوبے

بنانے والا ہوگا۔ جب کہ مربع ہاتھ ہونے کے ساتھ قدرے بڑا ہے تو حامل بڑے منصوبے بنانے کی بجائے چھوٹے پیمانے پر کام کرنا پسند کرے گا اور باریک بین ہوگا۔ مربع ہاتھ ہونے کی وجہ سے دونوں وقت کے پابند اور کام کے شائق ہوں گے مگر ان کے ہاتھوں کے چھوٹا بڑا ہونے سے انکی طبع میں عظیم فرق پیدا ہو جائے گا۔ اس طرح ان کی رنگت، لچک اور بالوں وغیرہ کی تعداد حاملین کی طبع میں دیگر متضاد خصوصیات کا اظہار کرے گی۔

یعنی دو مختلف ہاتھ بے شک ایک قسم سے تعلق رکھتے ہوں انکی متفرق خصوصیات کا بیان آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لیے مہارت، تجربے اور ہوش و حواس کی اشد ضرورت ہے۔ خاص طور پر ایسی صورت میں جب آپ اس فن میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ آپ کو باریک بینی سے ہر چیز کا جائزہ لینا چاہیے اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب ایک بنیادی اور سادہ قسم کے ہاتھ کا بیان اس قدر مشکل ہے تو مرکب ہاتھ کی خصوصیات کا بیان کس طرح ممکن ہے۔

قارئین بات صرف ہے توجہ کی۔ اگر مکمل توجہ سے مرکب ہاتھ کا جائزہ لیا جائے تو یہ ناممکن ہے کہ آپ پر اس کے ہاتھ کے راز آشکار نہ ہوں۔ مرکب ہاتھوں کی ایک بڑی اکثریت دو بنیادی ہاتھوں کے ملاپ سے وجود میں آتی ہے بہر حال ایسے مرکب ہاتھوں کی کمی نہیں ہے۔ جو دو سے زیادہ اقسام کے ملاپ سے وجود میں آتے ہیں۔ ذیل میں چھ بنیادی اقسام کے ناموں کو آسانی کی خاطر دوبارہ بیان کیا جا رہا ہے۔

i- ابتدائی ہاتھ

ii- مربع ہاتھ

iii- چست ہاتھ

iv- فلسفی ہاتھ

v- مخروطی ہاتھ

vi- نفسی ہاتھ

اب فرض کریں آپ کے پاس ایک مرکب ہاتھ کا حامل آتا ہے۔ ہاتھ کی ساخت کا اندازہ لگاتے ہوئے سب سے پہلے اس بات کا فیصلہ کریں کہ اس ہاتھ کی ہتھیلی چھ بنیادی اقسام میں سے کس قسم سے تعلق رکھتی ہے۔

جب یہ بات واضح ہو جائے تو اس ہاتھ کی انگلیوں کا جائزہ لیں اور یہ فیصلہ کریں کہ یہ ہاتھوں کی کس قسم سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ دونوں اس ہاتھ کے ساختی تجزیے کے لیے بنیاد کا کام دیں گی۔ مثلاً فرضی ہاتھ کی ہتھیلی مربع قسم کی ہو اور انگلیاں چست قسم کے ہوں تو یہ ایک دلچسپ صورت حال کی عکاسی ہے۔ حامل مربع اور چست دونوں قسم کی خصوصیات لیے ہوئے ہوگا۔

ہتھیلی کے مربع قسم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے وہ مضبوط قوت ارادی اور قوت عمل کا حامل ہوگا۔ انتھک محنت، عزم اور حوصلہ سے کام کرنے والا مگر انگلیوں کے چست قسم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے وہ مروجہ اصولوں و معاملات کو قابل اصلاح سمجھے گا اور عملی طور پر یہ کوشش کرے گا کہ معاملات کو اپنے طریقوں سے سر انجام دے۔ روایتی طرز کی مخالفت کرے یعنی انگلیوں کے چست قسم سے تعلق رکھنے کی بناء پر مربع ہاتھ کی مروجہ اور روایتی اصولوں پر چلنے کی پالیسی کو نہیں اپنائے گا۔ بلکہ یہاں مربع ہتھیلی ہونے کی وجہ سے عملی طور پر انقلاب لانے کی کوشش و جدوجہد کرے گا۔

یہ دیکھنے کے لیے کہ مرکب ہاتھ کا حامل تین بنیادی ہاتھوں میں سے کس کے زیر اثر ہوگا، ہتھیلی اور انگلیوں کا مقابلہ ضروری ہے۔

مثلاً ہتھیلی اگر مربع ہو اور انگلیاں مخروطی ہوں تو دیکھنا یہ ہے کہ ہتھیلی انگلیوں پر غالب ہے یا انگلیاں ہتھیلی پر غالب ہیں۔ اگر ہتھیلی انگلیوں پر غالب ہوگی تو حامل مربع صفت ہوگا اور انگلیاں (مخروطی) ہتھیلی پر غالب ہوں گی تو حامل مخروطی صفت ہوگا۔ گو ہر دو

صورتوں میں بالترتیب مخروطی اور مربع خصوصیات کا اظہار کرتا رہے گا۔ مگر نمایاں اثرات غالب حصے کے ہوں گے۔ جہاں تک تمام مرکب ہاتھوں کی مشترکہ خصوصیات کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس ہاتھ کے حامل تیز طرار اور زمانہ شناس ہوتے ہیں۔ نہایت ہی ہوشیار اور چالاک، موقع سے فائدہ اٹھانے والے مگر غیر مستقل مزاج، منصوبہ بندی سے محروم اور کمزور ارادے کے مالک۔

تاہم یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مندرجہ بالا خصوصیات کا مرکب ہاتھ والے میں ہونا ضروری نہیں ہے آخری فیصلہ مرکب ہاتھ کی ساختی خصوصیات کے مدنظر ہی کیا جاسکتا ہے۔
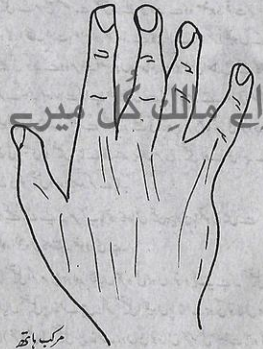
مرکب ہاتھ

مصافحہ

روزمرہ زندگی میں آپ دیکھیں گے ہر شخص کا مصافحہ کرنے کا انداز دوسرے سے الگ ہے۔ بلکہ ایک ہی فرد سے اگر آپ بار بار ملیں تو اس شخص کے انداز مصافحہ میں بھی آپ کو فرق محسوس ہوگا۔ جس کی وجہ ماحول، موسم، جذبات، وقتی خوشی غمی وغیرہ ہو سکتی ہے۔ تاہم تجربے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ کسی فرد کا اصل انداز مصافحہ کیا ہے۔ جب آپ اس کو پالیں اور حقیقت سمجھ جائیں کہ کوئی فرد زوردار، سخت یا نام کا مصافحہ کرتا ہے تو ذیل کے بیان سے اس کے مزاج اور خیالات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

سب سے بہترین مصافحہ وہ ہوتا ہے جس میں مقابل کے ہاتھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور مصافحہ کرنے والے کی گرفت مضبوط مگر لچک دار ہو۔ اس قسم کا طریقہ کار رکھنے والے افراد خوش مزاج، خوش اخلاق، زندہ دل اور ہمدرد طبع ہوتے ہیں۔

وہ مصافحہ جس میں مقابل کے ہاتھ کو سختی اور کرختگی کے ساتھ دبا دیا جائے فرد

کے زور آور، سخت مزاج، روزمرہ زندگی میں طاقت کا اظہار کرنے، تنگ نظر کم فہم ہونے کا اظہار ہے۔

اور وہ مصافحہ جس میں مقابل کے ہاتھ کو صرف مس ہی کیا جائے اور گرفت میں نہ لیا جائے یا گرفت کمزور اور ڈھیلی ہو تو یہ فرد کے خشک غیر دلچسپ رویے اور دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھنے کی علامت ہے۔ ایسا فرد عموماً مفاد پرست ہوتا ہے۔

✌✌✌

ہاتھ کی رنگت

ہاتھ کی رنگت سے مراد ہاتھ کی پشت کا رنگ نہ ہے بلکہ ہتھیلی کا رنگ ہے۔ دراصل موسم اور ماحول کی وجہ سے پشت کا رنگ اکثر قدرتی رنگ سے فرق ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے قابل اعتبار نہیں رہتا۔ جبکہ ہتھیلی کا رنگ موسم اور ماحول کا کوئی خاص اثر قبول نہیں کرتا اور قدرتی رنگ نہیں بدلتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو قابل ترجیح خیال کیا جاتا ہے۔ اور یہاں اس کا ہی ذکر کیا جا رہا ہے۔

بنیادی طور پر ایک صحت مند آدمی کا ہاتھ نہ تو سرخ ہوتا ہے اور نہ ہی سفید بلکہ گلابی ہوتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ فرد کا دوران خون درست ہے۔ مزاج غیر معمولی سردی سے پاک ہے اور فرد معتدل مزاج اور صحت مند ہے۔

جب ہتھیلی کا رنگ سرخ ہو تو یہ مزاج میں تیزی، فشار خون، طبعاً گرم مزاجی، برق رفتاری سے کام کرنے، باتوں کی بجائے حقیقت اور عمل کا اظہار کرنے والوں

کی علامت ہے۔ سرخ رنگ کی ہتھیلی کے حاملین کو مزاج میں شامل تندی و تیزی کو قابو میں رکھنا چاہیئے ورنہ ان کا یہ رویہ روزمرہ زندگی میں ناکامی اور خرابی کا باعث ہو سکتا ہے۔

ہاتھ کی رنگت جب سفید ہو تو یہ علامت ہے ایسے فرد کی جو حرارت عزیزی کی کمی کا شکار ہوتا ہے۔ اس کا دوران خون ست ہوتا ہے۔ اور وہ کمزوری تھکاوٹ اور وہم کا مستقل مریض ہوتا ہے۔ اس قسم کے حاملین نہ تو کسی مجلس میں آتے ہیں اور نہ ہی ان کے عزیزوں اور رفقاء کے ساتھ قابل ذکر تعلقات ہوتے ہیں۔ وہ دنیا سے الگ تھلگ زندگی بسر کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

ہتھیلی کا نیلا، کالا، اور زرد ہونا اچھی علامت نہیں ہے۔ بلکہ خرابی صحت اور غیر شگفتہ مزاجی کو ظاہر کرتا ہے۔

انگوٹھا

ہاتھ کی دوسرے انگلیوں کے مقابلے میں انگوٹھا صرف دو پوروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلی پور (ناخن والی) کا تعلق فرد کی قوت ارادی، مستقل مزاجی، طاقت اور استقلال سے ہوتا ہے۔ جبکہ دوسری پور کا تعلق فرد کی قوت منطق، فلسفہ، عقل، منصوبہ بندی اور تجزیے سے ہوتا ہے (دیکھئے شکل نمبر ۹)۔

پوروں کی مقابلتاً لمبائی

ان دونوں پوروں کی مقابلتاً لمبائی ایک قابل غور امر ہے۔ جب یہ دونوں پوریں یکساں لمبائی لیے ہوئے ہوں (دیکھئے شکل نمبر ۱۰) تو یہ سوچ اور عمل میں حسین توازن کی علامت ہے۔ اس قسم کے انگوٹھے کا مالک حوصلہ مند، خوداعتماد، بہترین منصوبہ ساز اور دانشمند ہوتا ہے۔ اپنی مضبوط قوت ارادی اور اعلی ذہنی قوتوں کے بل بوتے پر کامیاب زندگی بسر کرتا ہے۔

جب انگوٹھے کی پہلی پور دوسرے پور کی نسبت بڑی ہو تو منصوبہ بندی کی بجائے عمل کی قوت ترقی یافتہ ہوتی ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 11)۔ اس قسم کے انگوٹھے کا مالک کسی کام کو شروع کرنے میں زیادہ سوچ بچار سے کام نہیں لیتا بلکہ پوری تندہی کے ساتھ حصول منزل کی کوشش کرتا ہے۔ دوسری پور اگر زیادہ چھوٹی ہو تو یہ خطرناک علامت ہے۔ حامل مقصد کے حصول کے لیے حد درجہ تیزی اور قوت سے کام کرتا ہے اور ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کرتا ہے۔ ضد اور مطلق العنانی اس کی فطرت میں شامل ہوتا ہے۔

جب انگوٹھے کی پہلی پور دوسری پور کی نسبت چھوٹی ہو (دیکھئے شکل نمبر 12) تو یہ حامل کے باریک بین ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ ایسے انگوٹھے کا مالک ذہین اور بہترین منصوبہ ساز ہوتا ہے۔ ایسے کاموں میں حد درجہ کامیاب رہتا ہے جہاں عملی طور پر کام نہ کرنا پڑے بلکہ دماغی نوعیت کا کام ہو، پہلی پور اگر زیادہ چھوٹی ہو تو بھی خطرناک علامت ہے۔ حامل میں بے عملی کا رجحان اثر پزیر ہوتا ہے۔ اس کے ذہن میں کئی منصوبے تو ہوتے ہیں مگر عمل وہ کسی پر نہیں کرتا۔ تذبذب اور مصلحتوں کا شکار رہتا ہے۔

انگوٹھے اور انگشت شہادت کا درمیانی فاصلہ

انگوٹھے اور انگشت شہادت (انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی) کا باہمی فاصلہ حد درجہ اہمیت کا حامل ہے۔ ان دونوں کا درمیانی فاصلہ کم ہو (دیکھئے شکل نمبر 13ا) تو حامل کنجوس اور کمینی فطرت کا مالک ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی ذات پر خرچ کرنا بھی اسے ناگوار ہوتا ہے۔ یہ حد درجہ مفاد پرست اور خود پسند ہوتا ہے۔ اس سے کسی بھلائی کی توقع عبث ہے۔

جب انگوٹھے اور انگشت شہادت کا باہمی فاصلہ مناسب ہو (دیکھئے شکل نمبر 14) تو حامل متوازن شخصیت کا مالک ہوتا ہے۔ ہر مسئلہ حیات میں درمیانی راہ پر چلنے کو ترجیح دیتا ہے۔ دراصل اس کی سوچ اور عمل میں ایک قابل تعریف توازن ہوتا ہے جو اسے ہر معاملے میں اعتدال پسند بناتا ہے۔ مالی معاملات میں بھی اس کا رویہ قابل تعریف ہوتا ہے۔ یہ نہ ہی

اتنے خرچیلے ہوتے ہیں کہ روپیہ ادھار لینے یا مانگنے کی نوبت آئے اور نہ ہی اتنے کنجوس کہ جائز ضروریات اور جگہوں پر بھی خرچ نہ کریں۔

جب انگوٹھے اور انگشت شہادت کا باہمی فاصلہ زیادہ ہو (دیکھئے شکل نمبر 13ب) تو حامل پابندیوں کو توڑنے والا اور جدت پسند ہوتا ہے۔ اس قسم کے ہاتھ کے مالک روایتی طریقہ کار کے بر خلاف ہر معاملے کو اپنے نکتہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور مروجہ طریقہ کار میں تبدیلی کا باعث ہوتے ہیں۔ مالی معاملات میں ان پر اعتبار کرنا مشکل ہوتا ہے۔ دراصل یہ حد درجہ فضول خرچ واقعہ ہوتے ہیں۔ اور کچھ پس انداز کرنا ان کے لیے اکثر ناممکن ہوتا ہے۔

انگوٹھے کی لمبائی

لمبائی کے لحاظ سے انگوٹھے کی تین اقسام ہیں۔ لمبا، چھوٹا اور درمیانہ (دیکھیے شکل نمبر 15، ا، ب، ج) جو انگوٹھا انگشت شہادت کے تیسرے اور دوسرے پوروں کے جوڑ تک پہنچ جائے لمبا انگوٹھا کہلاتا ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 15، ا) اس قسم کے انگوٹھے کے حامل مضبوط قوت ارادی کے مالک اور قابل اعتماد ساتھی ہوتے ہیں۔ ان میں ترقی کرنے کی شدید خواہش ہوتی ہے اس وجہ سے مسلسل محنت پر یقین رکھتے ہیں۔ عزت، دولت اور شہرت آخر کار ان کا مقدر ہوتی ہے۔

جو انگوٹھا انگشت شہادت کی تیسری پور کے درمیان تک پہنچے (دیکھئے شکل نمبر 15ب) درمیانہ انگوٹھا کہلاتا ہے۔ ایسے انگوٹھے کے مالک زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے ہیں۔ مناسب ذہنی اور عملی قوتوں کے حامل ہوتے ہیں اور ایک کامیاب زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر اس قدر نہیں کہ جس پر رشک کیا جاسکے۔ ان کی کامیابیوں کا حجم لمبے انگوٹھے والوں سے کم ہی ہوتا ہے۔

جو انگوٹھا انگشت شہادت کے تیسرے جوڑ کی بنیاد تک رہے اسے چھوٹا انگوٹھا کہتے ہیں (دیکھیے شکل نمبر 15، ج) اس قسم کا انگوٹھا ناکام زندگی کی علامت ہے۔ چھوٹے انگوٹھے

والے بے حوصلہ، نا سمجھ اور جذباتی ہوتے ہیں۔ ہر کام میں بغیر کسی منصوبہ بندی کے تیزی سے ہاتھ ڈالتے ہیں۔ یہ جلد بازی اور نا سمجھی ان کو ناکامیاب و ناکامران بنا دیتی ہے اور یہ تیسرے درجے کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

✌ ✌ ✌

9
پہلی پور
دوسری پور

10
قریبا برابر پوریں

11
پہلی پور بڑی
دوسری چھوٹی

12
پہلی پور چھوٹی
دوسری بڑی

اقسام انگوٹھا

جس طرح ہاتھ اور انگلیوں کی بلحاظ ساخت کئی اقسام ہیں۔ بالکل اسی طرح انگوٹھے کی بھی بلحاظ ساخت کئی اقسام ہیں۔ تاہم ان میں سے مندرجہ ذیل چھ بنیادی اور اہم اقسام ہیں اور باقی تمام اقسام ان میں سے کسی دو یا زیادہ کے ملاپ سے وجود میں آتی ہیں۔

1- ابتدائی انگوٹھا — 2- موگری نما انگوٹھا
3- چپٹا انگوٹھا — 4- نازک انگوٹھا
5- گرز نما انگوٹھا — 6- پچکا ہوا انگوٹھا

گو ہاتھ کا ہر انفرادی عضو اپنی جگہ اہم ہے اور کسی ایک کی غیر معمولی صورت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ لیکن انگوٹھا ہاتھ کا ایسا جزو ہے جس کی کمی یا ساختی خرابی ناقابل تلافی ہوتی ہے۔ در حقیقت یہ اپنے اندر کسی بھی فرد کے ایسے جوہر لیے ہوتا ہے۔ جن پر اس کی

تمام تر زندگی کا دارو مدار ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بہترین خط قسمت ایک بدنما یا کمزور انگوٹھے والے ہاتھ پر اپنی اہمیت اور طاقت کھو دیتا ہے۔ متعلقہ فرد کبھی بھی اس منزل پر نہیں پہنچ سکتا جس کی بظاہر خط قسمت سے نشاندہی ہوتی ہے۔

اس کے برعکس انگوٹھا عمدہ قسم کا ہو تو خط قسمت یا دوسرے خطوط کی بعض خامیوں کو پردے میں چھپا دیتا ہے۔ اور برے اثرات کو کم کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ یوں فرد بظاہر کمزور خط قسمت کے ساتھ کامیاب زندگی بسر کرتا ہے۔

ذیل میں بلحاظ ساخت انگوٹھے کی اہم اقسام کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

ابتدائی انگوٹھا

ساخت

ابتدائی قسم کے ہاتھ کی طرح یہ انگوٹھا بد شکل اور بد وضع ہوتا ہے۔ اس کے دونوں جوڑوں میں تناسب اور ہم آہنگی کا فقدان ہوتا ہے۔ سخت موٹا اور غیر نمایاں جوڑ لیے ہوتا ہے۔

خصوصیات

ایسے انگوٹھے کے حامل حیوانی خصوصیات لیے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ سخت ضدی اور ہٹ دھرم ہوتے ہیں۔ اپنی بات منوانا اور دوسروں کو اپنی مرضی پر چلانا ان کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے یہ دلائل یا عقل کا استعمال نہیں کرتے بلکہ دھونس دھاندلی سے اپنی مرضی کے مطابق کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ صرف طاقت کی زبان سمجھتے ہیں۔ اور اسی زبان میں بات کرتے ہیں۔

یہ عام طور پر جسمانی لحاظ سے کافی مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں۔ اس لیے محنت و مشقت کے کاموں سے نہیں گھبراتے اور نہ ہی مسلسل محنت مزدوری سے تھکتے ہیں یہ لوگ دفتری تعلیمی، آرٹ اور منصوبہ بندی جیسے شعبوں کے لیے بالکل بیکار ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی

ان کی اپنی رغبت ان کاموں کی طرف ہوتی ہے۔ یہ محنت مشقت، مزدوری بوجھ اٹھانا وغیرہ جیسے کام کر کے خوش رہتے ہیں۔ دماغی کام ان کے لیے موت کے برابر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ فنون لطیفہ سے بھی کوئی خاص رغبت نہیں رکھتے البتہ ڈھول یا اس سے ملتی جلتی بے ہنگم موسیقی ان کی دلچسپی کا باعث ہوتی ہے۔ یہ لوگ غصہ ور اور تند مزاج ہوتے ہیں اور اکثر معمولی معمولی باتوں پر لڑنے جھگڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

موگری نما انگوٹھا

ساخت

موگری نما انگوٹھے کو اس کی مخصوص ساخت کی وجہ سے کمر نما انگوٹھا بھی کہتے ہیں۔ یہ ناخن والی پور سے کافی چوڑا ہوتا ہے۔ تاہم دوسرے پور پتلی ہوتی ہے۔ اختتام پر یہ پھر چوڑا ہو جاتا ہے۔

خصوصیات

اس قسم کے انگوٹھے کے مالک نہایت ہی ذہین اور چالاک ہوتے ہیں۔ اپنی ذہانت اور چالاکی کی بدولت بہت سی مادی کامیابیاں حاصل کرتے ہیں۔ ہر کام کی منصوبہ بندی کرنا، اپنے رازوں میں دوسروں کو شریک نہ کرنا، منصوبے کی تکمیل یا منزل کے حصول کے لیے اپنی تمام صلاحیتوں کو استعمال کرنا انکی چند خوبیاں ہیں۔ یہی خوبی ان کو کبھی ہمت نہیں ہارنے دیتی بلکہ ہر ناکامی انکے لیے کامیابی کا زینہ ہوتی ہے۔ انکے ہوشیاری اور ڈپلومیسی کا مقابلہ کرنا انکے دشمنوں کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ عین موقعے پر یہ ایسے طرز عمل کا اظہار کرتے ہیں جو مخالف کو بے بس کر دیتا ہے۔ ان کی یہی ڈپلومیسی ان کے دشمنوں کو ان کے ساتھ صلح صفائی کی طرف مائل کر دیتی ہے۔

چپٹا انگوٹھا

ساخت

چپٹے انگوٹھے کی پہلی پور ناخن والے حصے سے چپٹی ہوتی ہے۔ مگر آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ موٹی ہوتی چلی جاتی ہے۔اور دوسری پور بالکل گول ہوتی ہے۔اس کے علاوہ پور کافی پر گوشت اور خوش نما ہوتی ہے خیال رہے کہ یہ انگوٹھا چوڑا بھی کافی ہوتا ہے۔

خصوصیات

اس انگوٹھے کے حامل نہایت ہی پر سکون طبیعت کے حامل ہوتے ہیں۔ کسی معاملے میں جلدبازی سے کام نہیں لیتے۔بلکہ سوچ سمجھ کر اور آرام سے ہر کام کرتے ہیں۔یہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اسے ضرور مکمل کرتے ہیں ان کی یہ خوبی بعض اوقات ان کی خامی بن جاتی ہے۔کیونکہ یہ کئی دفعہ ایسے کاموں پر وقت محنت اور روپیہ خرچ کرتے ہیں جہاں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ان کو سمجھانے کی کوشش کرے تب بھی یہ اپنے ارادے سے باز نہیں آتے اور آخر کار نقصان اٹھاتے ہیں۔

مزاجاً یہ لوگ میانہ رو ہوتے ہیں۔ یہ کسی معاملے میں انتہائی قدم نہیں اٹھاتے لیکن اتنے بھی کمزور نہیں ہوتے کہ دوسرے ان سے ناجائز مفاد حاصل کر لیں۔ یہ لوگ مضبوط قوت ارادی و استقلال کے مالک ہوتے ہیں۔

نازک انگوٹھا

ساخت

نازک انگوٹھا لمبا اور پتلا ہوتا ہے۔ناخن کے سرے سے لے کر جڑ تک تمام کا تمام انگوٹھا تقریباً ایک ہی جیسی جسامت کا ہوتا ہے۔ اس کو سب سے خوبصورت انگوٹھا خیال کیا جاتا ہے۔ یعنی ایک جیسی جسامت کے بجائے ناخن والے سرے سے قدرے کم چوڑا۔

خصوصیات

ظاہر سی بات ہے کہ ایک اچھے انگوٹھے کا مالک اچھی صفات رکھے گا۔ نازک انگوٹھے کے مالک خوش اخلاق، نیک مزاج اور اعلی اطوار کے مالک ہوتے ہیں۔ نہایت ہی اچھے دل و دماغ کے مالک۔ کسی کی پیٹھ پیچھے غیبت اور چغلی نہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو بات ان کے مزاج کے خلاف ہو اس کا اظہار موقع پر نہایت ہی مناسب انداز میں کرتے ہیں تاکہ کسی کی دل شکنی بھی نہ ہو اور معاملہ بھی طے ہو جائے۔ یہ لوگ اپنے اردگرد موجود لوگوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔ نہ کسی کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں اور نہ کسی کے ساتھ بد تمیزی کرتے ہیں اور نہ ہی کسی سے ایسی باتوں کی توقع کرتے ہیں۔ بلکہ عزت کے بدلے عزت کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

یہ لوگ لڑائی جھگڑے کو پسند نہیں کرتے بلکہ تمام امور کو پیار و محبت اور دلیل سے طے کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ انکی اس خوبی کو ان کی خامی بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ معاملات دنیا میں ہمیشہ دلیل ہی کام نہیں آتی۔

گزر نما انگوٹھا

ساخت

اگر کبھی آپ کی نظر سے پہلوانوں کا گرز گزرا ہے تو سمجھ لیجئے کہ گرز نما انگوٹھا بالکل ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس انگوٹھے کا پہلا پور یعنی ناخن والا حصہ دوسرے پور سے الگ نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ ناخن والے پور کا نمایاں اور ابھرا ہوا ہونا ہے۔ دراصل ناخن والی پور کافی موٹی اور گول ہوتی ہے۔ انگوٹھے کا گوشت کافی سخت ہوتا ہے۔ گزر نما انگوٹھے کے ناخن چوڑے تو کافی ہوتے ہیں مگر ان کی اونچائی برائے نام ہوتی ہے۔ تقریبا مستطیل ہوتے ہیں۔

خصوصیات

گزر نما انگوٹھے کے حامل کمزور قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں۔ زندگی

میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لیے مسلسل محنت اور قوت برداشت سے محروم ہوتے ہیں۔ اس قسم کا انگوٹھا رکھنے والوں کے بارے میں اگر آپ کو ہدایت کی جائے کہ ان سے لڑنے جھگڑنے سے باز رہیں تو غلط نہ ہوگا۔ دراصل گرز نما انگوٹھے والے معاف کر دینے والے نہیں ہوتے۔ اگر آپ کی ان کے ساتھ کسی معاملے میں ان بن ہو گئی ہے تو ایسے انگوٹھے کا حامل جان لینے یا دینے پر آمادہ ہو جائے گا۔

یہ معمولی بات پر درندگی پر اتر آتے ہیں۔ اور مقابل کو اپنی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ یوں تو یہ منصوبہ بندی کر کے قتل جیسے سنگین جرم کے مرتکب نہیں ہوتے مگر غصے یا لڑائی میں یہ کسی کو بھی قتل کر سکتے ہیں یا اس کے ہاتھ پیر توڑ سکتے ہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ جھگڑے سے بچا جائے۔

عام زندگی میں ان کا شمار مہذب افراد میں نہیں ہوتا۔ اکثر چوروں، جیب کتروں، ڈاکوؤں وغیرہ کے انگوٹھے اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ اس قسم کے ہاتھ کے حامل ضرور منفی قسم سے متعلق ہوں۔

اگر گرز نما انگوٹھے کا سائز چھوٹا ہو تو پہلے بیان کی گئی اس انگوٹھے کی منفی خصوصیات مزید ابھر آتی ہیں۔ تاہم انگوٹھا لمبا ہو یا ان لوگوں کو تعلیم و تربیت کے مناسب مواقع میسر آ جائیں تو پھر منفی خصوصیات قدرے دب جاتی ہیں۔ تاہم اس قسم کے انگوٹھے کے مالکوں کو اچھی تعلیم و تربیت کے مواقع کم ہی میسر آتے ہیں۔

پچکا ہوا انگوٹھا

ساخت

پچکے ہوئے انگوٹھے کی پہلی پور خاص طور پر قابل غور ہوتی ہے۔ یہ ابتداء میں بالکل ناخن کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ جوں جوں یہ جڑ کی طرف بڑھتی ہے۔ موٹی، گول اور خوشنما ہوتی چلی جاتی ہے۔ یوں اس کا ناخن والا حصہ پچکا ہوا محسوس ہوتا

۲-

خصوصیات

پچکے ہوئے انگوٹھے کے مالک مضبوط قوت ارادی اور قوت عمل سے محروم ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے کسی اہم کام کی ذمہ داری ان کو پریشان کر دیتی ہے۔ اور یہ اپنے آپ کو کسی امتحان میں پڑا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ یہ لوگ اگر ہمت اور حوصلے سے کام لیں تو کامیابی کی توقع کی جا سکتی ہے ورنہ اکثر کاموں میں یہ قابل ذکر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔

یہ لوگ جلدی غصے میں آ جاتے ہیں موقعہ بے موقعہ اپنے غصے کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ عام طور پر اس قسم کے انگوٹھے خواتین میں پائے جاتے ہیں۔ تاہم بعض اوقات یہ مردوں میں بھی نظر آتے ہیں۔

انگوٹھے کی لچک

کسی بھی انگوٹھے میں لچک کی موجودگی یا غیر موجودگی ایک خاص قابلِ غور امر ہے۔ بلحاظ لچک انگوٹھے کو دو اقسام لچک دار اور غیر لچک دار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

لچکدار انگوٹھا

وہ انگوٹھا جو معمولی سے دباؤ سے پچھلی طرف مڑ جائے لچکدار انگوٹھا کہلاتا ہے۔ ایسے انگوٹھے کے حامل کمزور کردار کے مالک ہوتے ہیں۔ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ناجائز ذرائع کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں۔ یہ لاپرواہ اور فضول خرچ ہوتے ہیں۔ اس لیے کافی کچھ کمانے کے باوجود مالی لحاظ سے کمزور واقعہ ہوتے ہیں۔ یوں یہ سماجی معاشرتی اور مذہبی پابندیوں کے خلاف ہوتے ہیں اور جوں ہی موقعہ ملتا ہے مروجہ طریقہ کار کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اسے تبدیل کرنے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔

غیر لچکدار انگوٹھا

وہ انگوٹھا جو دباؤ ڈالنے کے باوجود پچھلی طرف نہ مڑے غیر لچکدار کہلاتا ہے۔ اس قسم کا انگوٹھا رکھنے والے عادات و اطوار میں لچکدار انگوٹھے کے حاملین سے بالکل الٹ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ سخت مزاج اور بلحاظ کردار اچھے ہوتے ہیں۔ یہ نہ تو فضول خرچ ہوتے ہیں اور نہ ہی رشوت، حرام خوری، سفارش وغیرہ کو مانتے ہیں۔

انگلیاں

دست شناسی میں ہاتھ پر موجود چاروں انگلیوں کے مخصوص نام ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

انگشت مشتری

انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی ہے جسے انگشت شہادت بھی کہتے ہیں۔ دست شناسی میں انگشت مشتری کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس کا تعلق فرد کی شخصیت، سماجی رتبے، مذہبی میلان اور صلاحیت سے ہے۔

انگشت زحل

انگشت مشتری کے ساتھ والی انگشت، انگشت زحل کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس کا تعلق مالی معاملات نفسی امور، اور انسانی طبع کے ساتھ ہے۔

انگشت شمس

انگشت زحل کے ساتھ والی انگشت، انگشت شمس کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس کا تعلق پبلک فہم، شہرت اور جمالیاتی حس سے ہوتا ہے۔

انگشت عطارد

انگشت شمس کے ساتھ والی انگشت، انگشت عطارد کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس کا تعلق سائنس، تجارت اور عقل و نظر کے معاملات سے ہوتا ہے۔ ان انگلیوں کی نشاندہی کے لیے (دیکھئے شکل نمبر 16)۔

انگشت زحل
انگشت شمس
انگشت مشتری
انگشت عطارد
انگوٹھا

ناخن

ناخنوں کو ساخت کے لحاظ سے چار اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یوں تو روز مرہ زندگی میں کئی اشکال کے ناخن ملیں گے۔ مگر یاد رکھیں یہ سب ان ہی چار اقسام کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔

لمبے ناخن	شکل نمبر 17
مربع ناخن	شکل نمبر 18
تنگ ناخن	شکل نمبر 19
چھوٹے ناخن	شکل نمبر 20

لمبے ناخن

اس قسم کے ناخنوں کی لمبائی زیادہ اور چوڑائی کم ہوتی ہے۔ اس قسم کے ناخنوں کے

حامل شریف طبع ہوتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے، دنگا فساد اور فضول گفتگو سے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے مسلسل اور انتھک محنت پر یقین رکھتے ہیں(دیکھیے شکل نمبر 17)۔

مربع ناخن

یہ ناخن اپنے نام کے مطابق لمبائی اور چوڑائی میں قریباً برابر ہوتے ہیں۔ اس قسم کے ناخنوں کے حامل بھی قابل تعریف ہوتے ہیں۔ وقت کے پابند، ذمہ داری اور محنت سے کام کرنے والے۔ ان کی زندگی اکثر ایک مخصوص قاعدے کے تحت بسر ہوتی ہے۔ یہ لوگ جس مذہب پر بھی کاربند ہوں اس کی ظاہری رسوم پر سختی سے عمل کرتے ہیں(دیکھیے شکل نمبر 18)۔

تنگ ناخن

اس قسم کے ناخن چوڑائی میں کم اور اکثر ابتداء و انتہا پر مزید تنگ ہو جاتے ہیں۔ تاہم انکی لمبائی کافی ہوتی ہے۔ تنگ ناخن رکھنے والوں کی صحت عام طور پر خراب رہتی ہے۔ جس کی وجہ ان کی کمزور جسمانی ساخت ہوتی ہے۔ یہ لوگ کوئی محنت والا کام نہیں کر سکتے۔ بلکہ ایسے کاموں میں کامیاب رہتے ہیں جہاں ذہنی کام سے واسطہ ہو۔ (دیکھیے شکل نمبر 19)۔

چھوٹے ناخن

اس قسم کے ناخنوں کی چوڑائی کافی زیادہ اور اونچائی کم ہوتی ہے۔ چھوٹے ناخن رکھنے والے بحث کرنے کے شائق، دوسروں کی خامیاں اور غلطیاں تلاش کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان ہی عادات کی وجہ سے ملنے والوں میں بدنام اور بد مزاج مشہور ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کے پیشے یعنی جہاں بحث و مباحثہ کرنے کے امکانات موجود ہوں مثلاً وکالت، تنقید و تجزیہ وغیرہ ان کے لیے حد درجہ موزوں ثابت ہوتے ہیں۔ (دیکھیے شکل نمبر 20)۔

ابھار

اپنی ہتھیلی کو غور سے دیکھیں۔ آپ کو ہتھیلی کا گوشت بعض مقامات سے ابھرا ہوا نظر آئے گا۔ دست شناسی کی زبان میں ان ابھری ہوئی جگہوں کو ابھار مشتری، ابھار زحل، ابھار شمس وغیرہ کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ ذیل میں پہلے ان کے مخصوص مقامات اور پھر خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

انگشت مشتری کے نیچے ابھار مشتری، انگشت زحل کے نیچے ابھار زحل، انگشت شمس کے نیچے ابھار شمس، انگشت عطارد کے نیچے ابھار عطارد، اس کے نیچے ابھار مریخ منفی، مریخ منفی کے نیچے ابھار قمر، ابھار مشتری کے نیچے ابھار مریخ مثبت، ابھار مریخ مثبت کے نیچے ابھار زہرہ (دیکھئے شکل نمبر 21)۔

ابھار مشتری کا تعلق حکومت، طاقت اختیار، کردار اور مذہبی امور سے ہے۔

ابھار زحل کا تعلق سنجیدگی، تنہائی، ایثار اور قسمت کے امور سے ہے۔

ابھار عطارد کا تعلق سائنس، کاروبار اور فہم سے ہے۔

ابھار مریخ منفی کا تعلق مقاصد کے حصول اور دماغی لڑائی اور جدوجہد سے ہے۔

ابھار قمر کا تعلق فنون لطیفہ، انسانی جذبات اور سفر کے امور سے ہے۔

ابھار مریخ مثبت کا تعلق ہمت، حوصلہ، جذبات اور تیزی سے ہے۔

ابھار زہرہ کا تعلق محبت، بیماری، عمر اور پیار محبت کے امور سے ہے۔

21

ابھار مشتری

ابھار مشتری کا تعلق مذہب، حکومت، طاقت، اختیار، کردار اور خواہشات کے ساتھ ہے۔ جب یہ ابھار نمایاں ہو تو پیدائشی طور پر اعلیٰ خصوصیات کی علامت ہے۔ یہ ایسے فرد کو ظاہر کرتا ہے جس کو زندگی میں کچھ حاصل کرنے اور ترقی کرنے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ یہ خوشامد پسند اور دوسروں پر حکومت کرنے کے تمنائی ہوتے ہیں۔ باوجود حکمرانی کی شدید خواہش کے یہ اپنی نیک نامی اور عزت و وقار کا بھی خیال رکھتے ہیں، اور کردار پر کوئی دھبہ پڑتا نہیں دیکھ سکتے۔ مذہب اور اس سے متعلق امور کی طرف بھی ان کا رجحان ہوتا ہے۔ تاہم اگر یہ ابھار ضرورت سے زیادہ ہی نمایاں ہو تو پھر یہ مذہب کے بارے میں انتہائی رویہ اختیار کرتے ہیں۔

ابھار مشتری اگر غیر نمایاں غائب یا دبا ہوا ہو تو کچھ اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے فرد کمزور کردار کا مالک اور زندگی میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے کی شدید خواہش

اور جذبہ نہیں رکھتا دراصل فطری طور پر ایسی صلاحیتوں سے محروم ہوتا ہے جن کی بدولت زندگی میں کوئی انسان جدوجہد اور ترقی کرتا ہے۔ اس قسم کے ابھار کے مالک مذہب سے بھی لاتعلق ہوتے ہیں۔

ابھار زحل

ابھار زحل کا تعلق قسمت کے امور، سنجیدگی، تنہائی، اداسی، حکمت اور دانش سے ہے۔ گو کسی بھی ابھار کا ضرورت سے زیادہ ابھرا ہوا ہونا یا دبا ہوا ہونا اچھا نہیں ہوتا۔ لیکن جب ابھار زحل زیادہ ابھرا ہوا ہو تو حد درجہ نحس ہوتا ہے۔ اور کسی طور پر سعد اثرات کا اظہار نہیں کرتا۔ یہ ایسے فرد کی علامت ہے جو علحیدگی پسند، پریشان حال، کم گو اور بد قسمت ہوتا ہے۔

تاہم جب یہ نارمل سائز کا ہو تو اچھے اثرات کا اظہار کرتا ہے حامل صاحب دانش و حکمت ہوتا ہے۔ تاہم زحل کا بنیادی اثر خاموشی اور کم گوئی ضرور اس پر اثرانداز ہوتی ہے۔ اور وہ جہاں روزمرہ زندگی میں خاموشی پسند ہوتا ہے وہاں اپنے کام کو بھی خاموشی اور محنت کے ساتھ انجام دیتا چلا جاتا ہے اور منزل پر پہنچ کر دم لیتا ہے۔

ابھار شمس

ابھار شمس کا تعلق عزت، شہرت، دولت، کامیابی اور فنون لطیفہ سے ہے۔ ایک نمایاں اور متوازن ابھار شمس خوش قسمتی کی واضح علامت ہے۔ اس ابھار کے حاملین خوب صورتی سے محبت کرتے ہیں چاہے وہ خوبصورت اشیاء ہوں یا خوبصورت خواتین۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ عیاش طبع ہوتے ہیں۔ یہ حسن پرست ہونے کے باوجود اس سطح پر نہیں اترتے کہ ان کے وقار کو خطرہ درپیش ہو۔ دراصل یہ شہرت کے بھوکے، خود پرست اور اپنی عزت ووقار کے طرف سے محتاط اور فکر مند ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسا کوئی کام نہیں کرتے جس سے ان کی عزت ووقار کو ٹھیس لگنے کا امکان ہو۔

اس قسم کے ابھار کے حاملین کو زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر عوامی شہرت ضرور ملتی ہے ان کے پاس اگر روپیہ موجود ہو تو دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ اور کبھی کنجوسی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ دراصل یہ کچھ خوش آمد پسند بھی ہوتے ہیں۔ اس لیے اپنے حواریوں پر جائز وناجائز خرچ کرتے ہیں۔

ابھار عطارد

ابھار عطارد کا تعلق کاروبار، کامیابی، سائنس، عقل وفہم اور دماغی صلاحیتوں کے ساتھ ہے۔ ایک نمایاں ابھار عطارد فرد میں موجود اعلیٰ دماغی صلاحیتوں کی طرف اشارہ ہے۔ حامل ابھار کاروبار یا سائنس کے میدان میں سے جس کو بھی چن لے اس میں ضرور کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اس ابھار کی موجودگی تحریر و تقریر اور گفتگو کا ایک خاص ملکہ عطا کرتی ہے جس کے زیر اثر حامل ابھار کامیاب مقرر اور پیچ دار گفتگو کرنے میں مہارت رکھتا ہے۔

اس ابھار کی غیر موجودگی اور پستی منفی ذہنی صلاحیتوں کی علامت ہے۔ فرد محدود عقل وفہم کا مالک ہوتا ہے۔ بے فائدہ اور فحش گفتگو کی اسے عادت ہوتی ہے۔ جس کی اصلاح کسی طور بھی ممکن نہیں۔

ابھار مریخ

منفی اور مثبت

ابھار مریخ منفی و مثبت کا تعلق فرد کے اس طرز عمل سے ہے۔ جو وہ مقابلے، مشکل، خطرناک اور جان لیوا حالات میں اختیار کرتا ہے۔

ابھار مریخ منفی کے حامل صبر و تحمل سے کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ خطرناک اور مشکل معاملات میں ایک دم نہیں کود پڑتے بلکہ خوب سوچ سمجھ کر اور معاملے کو دیکھ بھال کر ہاتھ ڈالتے ہیں۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ یہ عملی مقابلے اور جدوجہد کی بجائے کاغذی ور دفتری جنگ کے ماہر ہوتے ہیں۔ دشمن پر حملے کی بجائے دفاع کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن جب آمادہ دشمنی ہو جائیں تو مقابل کو ذلیل و خوار کر کے چھوڑتے ہیں۔

ابھار مریخ مثبت کے حامل ابھار مریخ منفی کے برعکس جلد بازی اور جارحانہ طرز عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ اکثر سوچے سمجھے بغیر مشکل سے مشکل اور خطرناک سے خطرناک کاموں میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ ان کی یہی عادت جو عام لوگوں کے خیال میں خطرناک ہے

انسانیت کے لیے ایک تحفہ ہے۔ جذبات کے تحت یہ برائی کے سامنے سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔

یہ عام طور پر پولیس، فوج، جان بچانے والے اداروں اور جاسوسی کرنے والے محکموں میں زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ ان میں ان کو حقیقی طور پر خوشی کا حصول ممکن ہے۔

ابھار قمر

ابھار قمر کا تعلق تخیل پرستی، بے چینی طبع، لاپرواہی، سفر اور رومانیت وغیرہ سے ہے۔

ابھار قمر جب نمایاں ہو تو فرد کو قدرے بے چین طبع، سفر اور رومانیت کی طرف مائل کرتا ہے۔ لیکن طبعاً شریف اور پاک باطن ہوتا ہے۔

اس ابھار کی غیر موجودگی بالکل الٹ اثرات کی نمائندہ ہے۔ فرد کے اندر روحانی و مذہبی جذبات مفقود ہوتے ہیں۔ اور اس کی بد باطنی روشن ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں فرد میں حیوانی طبع غالب ہوتی ہے۔ اور وہ گھٹیا درجے کی زندگی بسر کرتی ہے۔

ابھار زہرہ

ہاتھ پر پائے جانے والے ابھاروں میں ابھار زہرہ کو اہم ترین کہا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ اس ابھار کا تعلق پیار و محبت، عشق، اخلاق، صحت، جنس، بلند حوصلگی وغیرہ کے ساتھ ہے۔

ایک نارمل ابھار زہرہ علامت ہے ایسے فرد کی جو اپنے اندر پیار محبت اور رحم دلی کے جذبات رکھتا ہے۔ دوسروں کی عزت کرتا ہے اور جواب میں عزت اور احترام پاتا ہے۔ ایسا فرد بہترین اخلاق کا مالک اور اعلیٰ اطوار کا پابند ہوتا ہے۔

خانگی اور گھریلو زندگی بھی ایسے افراد کی خوشگوار ہوتی ہے۔ بیوی بچوں، ماں باپ اور بہن بھائیوں سے محبت کرنے والا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والے ہوتا ہے۔

بلحاظ صحت، اچھا اور تنومند جسم اور ذہن رکھتا ہے قوت حیوانی کی بھی اس میں کمی نہیں ہوتی۔ جنسی لحاظ سے کامیاب اور خوشگوار زندگی بسر کرتا ہے۔

اس ابھار کی غیر موجودگی بری علامت ہے۔ فرد اوپر بیان کی گئی خوبیوں سے تہی دست ہوتا ہے۔ جنسی اور خانگی لحاظ سے اس کی زندگی عبرت کا نمونہ ہوتی ہے۔ اول تو اس کی شادی نہیں ہو پاتی بالفرض ہو بھی جائے تو یہ فریق مخالف کے معیار پر پورے نہیں اترتے کیونکہ جسمانی اور جنسی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ اس لیے ازدواجی خوشی ان کو راس نہیں آتی۔

روزمرہ معاشرتی زندگی میں بھی یہ ناکام یابت ہوتے ہیں۔ مزاجاً خود پرست قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ماں باپ، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں کے لیے ان کے دل میں شاید ہی کوئی جگہ ہو۔ نہ اپنے متعلقین کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنے اوپر روپے کو کھلے دل سے خرچ کرتے ہیں۔ ہر دو معاملات میں حد درجہ کنجوسی کا مظاہر کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ کسی پر روپیہ خرچ نہ کرنا پڑے۔

ابھار زہرہ کی غیر موجودگی خرابی صحت، بد اخلاقی، کنجوسی، بے حوصلہ اور لطیف جذبات سے عاری ہونے کے علامت ہے۔ دراصل یہ ابھار زندگی میں بہار کی علامت ہے۔

نوٹ:-

خیال رکھیں کہ ابھار زہرہ و قمر کو دیکھتے اور پڑھتے وقت ابھار مریخ منفی اور مثبت سے الگ کر کے حکم لگائیں۔

✌✌✌

خطوط

علم دست شناسی کا پہلا حصہ (ساخت) جس کو بیان کیا گیا ہے۔ عام لوگوں کے لیے مشکل، ناقابل فہم اور غیر دلچسپ ہے۔ جبکہ خطوط کا موضوع جس پر ذیل میں بحث کی جائے گی۔ قدرے عام فہم اور دلچسپی کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فنی اور دقیق ہونے کے باعث اکثر طالب علم ساختیاتی تفسیر کے پہلو کی طرف توجہ نہیں دیتے یا اس پر عبور حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جبکہ یہ حقیقت ہے کہ ساختیاتی تفسیر کے موضوع پر عبور حاصل کئے بغیر ماہر فن نہیں بنا جاسکتا۔

سو اگر آپ اس فن میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو دست شناسی کے دونوں حصوں پر پوری توجہ دیں اور اگر وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں تو جو جی میں آئے کریں۔

ہاتھ پر یوں تو ان گنت خطوط ہوتے ہیں۔ جن کی اہم یا غیر اہم ہونے کی بنا پر تقسیم نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ ہتھیلی پر نقش ہر خط انسانی زندگی کے کسی نہ کسی پہلو پر ضرور اثر

انداز ہوتا ہے۔ تاہم نمایاں یا غیر نمایاں کی بناء پر تفریق ناممکن یا مشکل نہیں۔ اکثر ہاتھوں میں مندرجہ ذیل تین یا چار خطوط اکثر نمایاں نظر آتے ہیں۔

1) خط زندگی دیکھئے شکل نمبر1الف

2) خط ذہن دیکھئے شکل نمبر1ب

3) خط قلب دیکھئے شکل نمبر1ج

4) خط قسمت دیکھئے شکل نمبر1د

مندرجہ بالا خطوط کے علاوہ مندرجہ ذیل چند خطوط جس کو غیر نمایاں خطوط بھی کہا جاسکتا ہے میں سے چند ہتھیلی پر اکثر نظر آتے ہیں۔

1) خط شمس دیکھئے شکل نمبر1ھ

2) خط عطارد دیکھئے شکل نمبر2الف

3) خط شادی دیکھئے شکل نمبر2ب

4) خط اطفال دیکھئے شکل نمبر2ج

5) خطوط سفر دیکھئے شکل نمبر3د

6) خط مریخ دیکھئے شکل نمبر2ھ

اس سے قبل کہ مندرجہ بالا خطوط کی خصوصیات وغیرہ کو بیان کیا جائے۔ ذیل میں خطوط کو پڑھنے کے سلسلے میں چند اصول اور خطوط پر اکثر پائی جانے والی منفی علامات کو بیان کیا گیا ہے۔

خطوط کو پڑھنے کے چند اصول

1- ہر خط کو اپنی معین جگہ سے شروع اور معین جگہ پر اختتام پزیر ہونا چاہیے۔

2- ہر خط کو اپنے معین راستے پر گزرنا چاہیے۔

3- ہر خط کو اپنے قدرتی سائز میں ہونا چاہیے۔

4- خط کا رنگ سرخ، کالا اور نیلا وغیرہ نہ ہونا چاہیے۔

5- ہر خط کو مکمل طور پر نقش ہونا چاہیے۔

6- خط کو ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ ہونا چاہیے۔

7- ٹوٹ پھوٹ کے علاوہ مختلف منفی علامات بھی نہیں ہونی چاہئیں۔

جب بھی کوئی خط مندرجہ بالا اصولوں پر پورا نہیں اترے تو سمجھ لیں کہ وہ خط اپنی فطری خصوصیات کا اظہار نہیں کر رہا اور ایک ناقص خط ہے۔

خطوط پر چند منفی علامات

مندرجہ ذیل علامات کو علم دست شناسی میں عام طور پر منفی خیال کیا جاتا ہے۔

1- جزیرہ

2- کراس

3- ٹوٹ

4- بگ

5- جھالر

6- نمودی پر

7- قینچی

8- مسلسل جزیرے

9- دھبے، نقطے وغیرہ

اگلے صفحات میں مختلف خطوط کی ساخت اور خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے کی ابتداء خط زندگی کے ذکر سے کی جا رہی ہے۔ جس قدر آپ توجہ دیں گے اسی قدر آپ کی ذہنی وسعت بڑھے گی۔

خط زندگی

خط زندگی کا آغاز انگشت شہادت اور انگوٹھے کے درمیانی حصے سے ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ قوسی مت میں ابھاز ہرہ کے گرد چکر کاٹتا ہوا ہتھیلی کو کراس کر کے انگوٹھے کی نچلی بنیاد میں جا کر ختم ہوتا ہے۔ (دیکھیے شکل نمبر 3)

خط زندگی اور ابھاز ہرہ انسانی زندگی کے حالات وواقعات کے علاوہ انسانی مزاج و کردار کے بارے میں بھی اہم معلومات فراہم کرتے ہیں۔ مختصراً یہاں سے ہم عمر، صحت، حادثات، لڑائی جھگڑے، شادی، جنس و حیوانی قوت، عزیز واقارب وغیرہ سے تعلقات، سفر، مالی ومادی پوزیشن، وجہ اختتام زندگی اور ایسے ہی کئی دوسرے امور کے بارے میں حکم لگا سکتے ہیں۔

بہر حال جب یہ خط مندرجہ بالا فطری حالت میں ہاتھ پر نقش ہو تو یہ ت اچھی علامت ہے۔ یہ ایک لمبی عمر، اچھی صحت، بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت، حیوانی و

جسمانی قوت، عملی صلاحیتوں اور اچھے مزاج و کردار کے علامت ہے۔

اس خط کی خصوصیات کو اگر مزید تفصیل سے پرکھا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس قسم کا خط زندگی رکھنے والا شخص تمام عمر کسی خاص بیماری کا شکار نہیں ہوتا۔ متعدی امراض یا خاندانی و موروثی امراض سے بھی بچا رہتا ہے۔ جہاں تک اختتام زندگی کا تعلق ہے اس کا بڑھاپا خوشگوار اور قابل رشک ہوتا ہے۔ طبعی و قدرتی طور پر جسمانی قوت کے زائل ہونے کے باعث قبر نشین ہوتا ہے۔

کردار و اطوار کے لحاظ سے بھی اس قسم کا خط زندگی رکھنے والے تعریف کے مستحق ہوتے ہیں۔ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، دفتر میں ہوں یا کسی مجلس میں ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی اور دانائی سے پیش آتے ہیں۔ اور کس چھوٹے بڑے کو شکایت کا موقع نہیں دیتے۔ ازدواجی لحاظ سے اور خاندان کے سربراہ کے طور پر بھی ان کا رویہ قابل تعریف ہوتا ہے۔ اہل و عیال سے محبت کرنے والے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والے ہوتے ہیں۔

ہر تصویر کے دو رخ ہوتے ہیں۔ ایک مثبت اور ایک منفی شکل نمبر 3 میں بیان کیا گیا خط زندگی تصویر کا مثبت رخ ہے۔ اس کا منفی رخ اس وقت ہمارے سامنے آتا ہے۔ جب خط زندگی ہتھیلی پر قوس کی بجائے تقریباً سیدھا واقع ہو (دیکھئے شکل نمبر 4)۔

اس قسم کے خط زندگی کے حامل فرد کی زندگی اوسط سے کم ہوتی ہے۔ تمام عمر وہ کسی نہ کسی مرض کا شکار رہتا ہے۔ اکثر اوقات اس کی بیماری جسمانی عوامل کی بجائے نفسیاتی عوامل کے باعث ہوتی ہے۔ جس کا علاج بڑے سے بڑے صاحب عقل و دانش کے پاس بھی نہیں ہوتا۔

معاشرتی اور خاندانی زندگی کے معیار پر پورا اترنا بھی اس کے لیے ناممکن ہوتا ہے۔ اس کی فطرت ہی کچھ ایسی ہوتی ہے کہ وہ معاشرے یا خاندان کے ساتھ سمجھوتہ

نہیں کر پاتا۔ فطری طور پر اپنی ذات میں مگن ایک خود پرست ہوتا ہے۔ روپے کی انتہائی حرص ہوتی ہے۔ لیکن جو کچھ کماتا ہے جمع کرتا چلا جاتا ہے۔ نہ اپنے پر لگاتا ہے اور نہ ہی اہل خانہ پر۔ ہر معاملے میں کنجوسی اور بخل کا مظاہرہ کرتا ہے۔

یہی حال اس کا زندگی کے دوسرے امور کے بارے میں ہوتا ہے۔ اس کو صرف اپنے فائدے کا خیال ہوتا ہے۔ کسی دوسرے کی اچھائی اور بہتری کے بارے میں سوچنا یا کام کرنا اس کے مزاج کا حصہ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی اس قسم کی لکیر والے سے ظرف کی امید رکھے تو سوائے پریشانی و پشیمانی کے کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔

مختصراً ایسی لکیر کے حامل کم ظرف، خود غرض کمینے، بے عمل، کمزور طبع اور کمزور صحت کے مالک ہوتے ہیں۔

خط زندگی بعض اوقات اپنے فطری مقام سے شروع ہونے کی بجائے کچھ اوپر ابھار مشتری سے شروع ہوتا ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 5) اس قسم کی ابتداء خوشگوار علامت ہے۔ حامل علامت طبعاً ترقی کرنے اور بلند معاشرتی مقام حاصل کرنے کی خواہش لیے ہوئے ہوتا ہے۔ عزم اور محنت آخر کار اسے بلند معاشرتی مقام کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور وہ جلد ہی عزیز و اقارب اور ملنے جلنے والوں میں نمایاں ہو جاتا ہے۔ مزاجاً بھی ایسے لوگ اچھے ہوتے ہیں۔ لیکن خوش آمد پسند واقع ہوتے ہیں اور کچھ فضول خرچ بھی۔

جس طرح خط زندگی بعض اوقات اپنے فطری مقام سے کچھ اوپر سے شروع ہوتا ہے اسی طرح بعض اوقات یہ فطری مقام سے کچھ نیچے ابھار مریخ اندرونی سے بھی شروع ہوتا ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 6)۔ خط زندگی کی ایسی ابتداء سعد علامت نہیں ہے بلکہ نحس اور بری علامت ہے۔ حامل علامت سخت، گرم مزاج، غصے ور اور متشدد طبع ہوتا ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر سخت برہمی اور غصے کا اظہار کرتا ہے۔ غیر مستقل مزاجی، صبر اور استقلال کی کمی اس کی مزاج کا حصہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کم ہی کسی منزل پر پہنچتا ہے۔ اور ایک

ناکام ونامراد زندگی بسر کرتا ہے۔اس قسم کے خط زندگی والوں کو اپنے مزاج پر قابو پانے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ حالات میں بہتری کے لیے اس کے علاوہ دوسرا کوئی طریقہ نہیں۔

جب خط زندگی سے ایک نمایاں شاخ ابھار قمر کی طرف جارہی ہو (دیکھئے شکل نمبر 7) یا اس کا اختتام ابھار قمر پر ہو رہا ہو تو یہ فرد کی طبع میں پائی جانے والی بے چینی کی علامت ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ حامل علامت میں پائی جانے والی سفر کی شدید خواہش کا پتہ بھی دیتی ہے۔اس قسم کے خط زندگی کا حامل ایک عرصہ وطن سے باہر بسر کرتا ہے اور سیر وسیاحت کا شوق بھی پورا کرتا ہے۔

بعض اوقات چند شاخیں خط زندگی سے نکل کر اوپر کی طرف جارہی ہوتی ہیں۔ (دیکھئے شکل نمبر 8) یہ شاخیں ظاہر کرتی ہیں کہ فرد کو اس عرصے میں دنیاوی کامیابیاں حاصل ہوں گی۔مال ودولت میں اضافہ، نوکری اور عہدے میں ترقی، کاروبار میں اضافہ وغیرہ ان شاخوں کی بدولت ہو سکتا ہے۔

اکثر اوقات خط زندگی میں ٹوٹ پھوٹ سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ جب خط زندگی کے ٹوٹے ہوئے حصے الگ الگ ہوں (دیکھئے شکل نمبر 9) تو یہ ایک نحس علامت ہے۔ یہ کسی خطرناک حادثے و مرض کی علامت ہے جو وجہ موت ہو سکتی ہے۔ اگر ٹوٹ صرف ایک ہاتھ میں ہو تو پھر خطرہ زیادہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ٹوٹ دونوں ہاتھوں پر ایک ہی مقام پر ہو تو خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ سفر اور کام کے دوران سخت احتیاط کے علاوہ صحت کے معاملات سے غفلت نہیں برتنی چاہیے۔

ہاں اگر ایسے خط زندگی کے گرد مربع نما علامت پائی جائے (دیکھئے شکل نمبر 10) تو یہ ظاہر کرتی ہے کہ زندگی کو خطرہ تو ضرور ہے مگر قدرت کی طرف سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کی وجہ سے حامل نشان موت کے منہ جاتے جاتے واپس آجائے گا۔

خط زندگی پر پائی جانے والی بعض دوسری علامات بھی قابل غور ہیں۔ مثلاً خط زندگی

پر ستارے اور کراس کی علامات (دیکھئے شکل نمبر 11 الف، ب) بیماری اور حادثے کو ظاہر کرتی ہے۔وہ تمام افقی خطوط جو خط زندگی پر نظر آتے ہیں رکاوٹوں اور مشکلات کی علامت ہیں۔(دیکھئے شکل نمبر 12 الف) خیال رکھیں کہ ایسے خطوط میں سے جو انگوٹھے کی جڑ کے پاس سے شروع ہوتے ہیں وہ عزیز و اقارب کی طرف سے ملنے والے غموں کی علامت ہیں۔

خط زندگی پر جزیرے کی علامت صحت کی خرابی کی علامت ہے۔(دیکھئے شکل نمبر 8 الف)۔ خط زندگی کا پھندنا نما اختتام بھی آخری عمر میں صحت کی خرابی اور قابل رحم حالات کی علامت ہے۔ حامل کی جسمانی قوت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور وہ بری حالت میں اپنے آخری دن بسر کرتا ہے۔(دیکھئے شکل نمبر 12، ب)۔
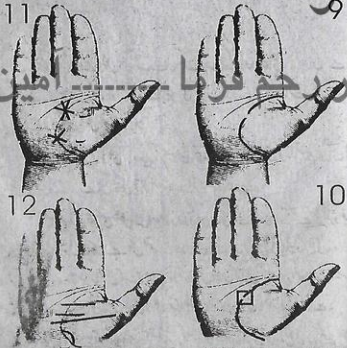
خط ذہن

خط ذہن کا آغاز بالکل اسی جگہ سے ہوتا ہے جہاں سے خط زندگی کا۔ یہاں سے یہ تمام انگلیوں کے متوازی چلتا ہوا ہتھیلی کے باہر کی طرف قدرے خم دار حالت میں اختتام پذیر ہوتا ہے۔(دیکھیے شکل نمبر13)۔

یہ خط فرد کے ذہنی معیار، رجحان، قابلیت، مزاج، کردار، تعلیم اور دماغی امراض وغیرہ کے بارے میں قابل قدر معلومات فراہم کرتا ہے۔

ہتھیلی پر اپنی فطری شکل میں موجود خط ذہن اس بات کی علامت ہے کہ فرد غیر معمولی ذہنی صلاحیتوں کا مالک ہے۔اس قسم کے خط ذہن کے مالک اپنے ترقی یافتہ دماغ کی بدولت معاشرے میں بلند مقام حاصل کرتے ہیں۔اور اگر حامل نشان کو اعلیٰ تعلیم اور اچھا ماحول میسر آ جائے تو پھر ایک زمانہ اس کی بیدار مغزی، اعلیٰ صلاحیتوں اور کامیابیوں کا معترف ہوتا ہے۔

اس کی بجائے اگر خط ذہن ہتھیلی پر مدھم کٹا ہوا اور کمزور سا واقع ہو (دیکھیے شکل
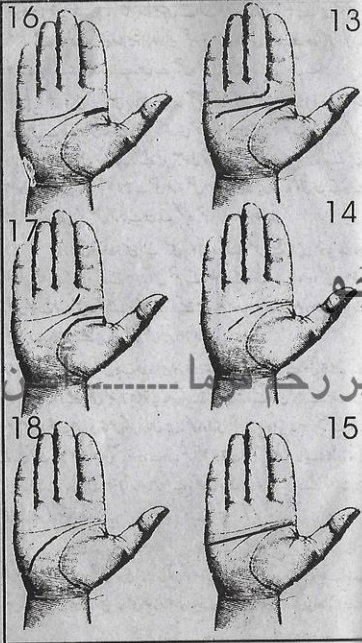
نمبر14) تو یہ مندرجہ بالا تمام صلاحیتوں کے الٹ اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ اس قسم کا خط ذہن رکھنے والا محدود ذہنی صلاحیتوں اور غیر تعمیری سوچ کا حامل ہوتا ہے۔ اور اکثر عجیب و غریب خیالات میں الجھا رہتا ہے۔ ان سے عقل و فہم کی توقع لاحاصل ہوتی ہے۔

خط ذہن اگر ہتھیلی پر بالکل سیدھا نقش ہو (دیکھئے شکل نمبر 15) تو یہ علامت ہے حامل کے خود غرض ہونے کی اور ساتھ ہی سخت مزاجی کی بھی۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ یہ دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے غیر معمولی قوت ارادی اور ہمت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حصول منزل کے لیے اکثراوقات منفی طرز عمل اختیار کرتے ہیں اور جو کوئی ان کے راستے میں رکاوٹ بننے کی کوشش کرتا ہے ان کے ظلم و ستم کا شکار ہو جاتا ہے۔

خط زندگی اور خط ذہن جب ہتھیلی پر کافی دور تک متصل چلے جائیں تو یہ حد درجہ حساس طبعیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس قسم کے خطوط کے مالک اپنے علاوہ کسی پر اعتبار نہیں کرتے اور ہر ایک کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں عام طور پر ست روی اور بحث و مباحثے کی طرف رجحان رکھتے ہیں (دیکھیے شکل نمبر 16)۔

اس کے برعکس جب خط ذہن اور خط زندگی ایک دوسرے سے کافی فاصلے سے شروع ہوں (دیکھیے شکل نمبر 17) تو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فرد بے چین طبع ہے۔ جلد بازی، کم فہمی اور عجلت اس کی خاص کمزوریاں ہیں۔ گو وہ ایسی جگہوں پر کامیاب ہو سکتا ہے جہاں فوری فیصلے اور سخت نگرانی کی ضرورت ہو۔ مگر اکثراوقات اس کی خامیاں ایک ناکارہ زندگی کی طرف لے جاتی ہیں۔ تاہم اگر ایسا فرد اپنے ہاتھوں اور زبان کو قابو میں رکھے تو ایک بہتر زندگی بسر کر سکتا ہے۔

خط ذہن جب جھکتا ہوا ابھار قمر پر چلا جائے (دیکھئے شکل نمبر 18) تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ فرد میں تخلیقی سوچ، زندگی اور خوبصورتی سے محبت کے جذبات پائے جاتے ہیں اس قسم کے لوگ کسی نہ کسی طور پر فنون لطیفہ سے منسلک ہوتے ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ

19

22

الف
ب
ج

20

21

الف
ب
ج
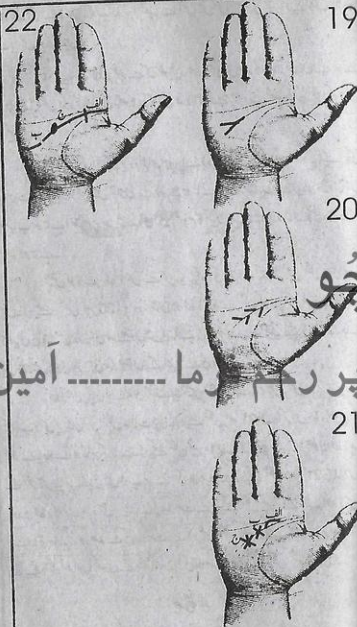
مہارت بھی رکھتے ہیں۔ ادب دوسرا شعبہ ہے جس میں اس قسم کی لکیر والے لوگ کثرت سے داخل ہوتے ہیں۔

تاہم یہ بات قابل غور ہے کہ طویل خط ذہن ہی مندرجہ بالا خوبیاں لیے ہوئے ہوتا ہے۔ جس قدر خط ذہن چھوٹا ہو گا اسی قدر اس سے منسوب خصوصیات بھی کم ہوتی جائیں گی۔

خط ذہن اگر اختتام پر دو شاخہ ہو جائے (دیکھئے شکل نمبر 19) تو یہ ایک اچھی علامت ہے۔ فرد مزاج میں توازن لیے ہوئے ہوتا ہے۔ اور اکثر ایک سے زیادہ پیشوں میں کامیاب ہوتا ہے اختتام پر سہ شاخہ بھی اسی مفہوم کا آئینہ دار ہے۔ بڑا دو شاخہ منفی حالت کا مظہر ہوتا ہے۔

بعض اوقات خط ذہن سے اوپر یا نیچے کی طرف کچھ شاخیں نکل رہی ہوتی ہیں۔ (دیکھئے شکل نمبر 20) ہر وہ شاخ جو خط ذہن سے نکل کر اوپر کی طرف جاتی ہے کامیابی کی ضامن اور ذہنی صلاحیتوں میں اضافے کی علامت ہے۔ جبکہ نیچے کی طرف جانے والی شاخیں ناکامی اور ذہنی صلاحیتوں کے ماند پڑنے کی علامت ہیں۔

خط ذہن پر پائی جانے والی مختلف علامتیں بھی نہایت اہم ہیں۔ اس خط پر جزیرے کا مطلب ذہنی پریشانی اور مشکل حالات ہیں۔ (دیکھئے شکل نمبر 21الف) کراس خط ذہن پر کسی خطرے یا حادثے کو ظاہر کرتا ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 21ب)۔ تاہم ستارہ جو ڈھلوان خط زندگی کے آخر میں پایا جائے پانی میں ڈوب مرنے کی علامت ہے (دیکھئے شکل نمبر 21ج)۔ اس پر عمودی خط رکاوٹوں اور ذہنی پریشانیوں کی علامت ہے (دیکھئے شکل نمبر 22، الف) خط ذہن پر ٹوٹ دماغی حادثے اور صدمے کی علامت ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 22ب) اس خط پر ابھار شمس کے نیچے دائرہ نظر اور آنکھوں کے متاثر ہونے کی علامت ہے (دیکھئے شکل نمبر 22ج)۔

خط قلب

خط قلب انگشت شہادت اور انگشت زحل کے درمیانی حصے سے شروع ہو کر قدرے خم دار شکل میں ابھار زحل، ابھار شمس اور ابھار عطارد کے نیچے سے گزرتا ہوا ہتھیلی کے باہر کی طرف جا ختم ہوتا ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 23)۔

اس خط کا تعلق پیار، ہمدردی، انسانی تعلقات وغیرہ جیسے قلبی معاملات سے ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ خط مختلف النوع امراض قلب پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔

اپنی فطری حالت میں نقش یہ خط ظاہر کرتا ہے کہ فرد قلبی معاملات میں میانہ روی اختیار کرنے والا ہے۔ نہ ہی دل پھینک اور نہ ہی پتھر دل ہے۔ اس کا یہ رویہ صرف جنس مخالف کے لیے ہی نہیں ہوتا بلکہ تمام عمر عزیزوں، رشتے داروں اور ملنے جلنے والوں کے ساتھ اس کا تعلق پیار و محبت، وفا اور ایثار کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔ بلا شبہ ایسا خط اعلیٰ انسانی فطرت کا مظہر ہوتا ہے۔
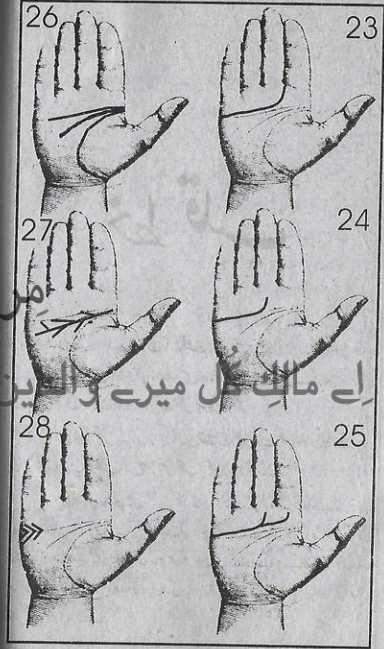
اس کے برعکس خطِ قلب ٹوٹا پھوٹا، مدہم اور ناقص ہو تو ایسے فرد کی علامت ہے جو قلبی معاملات میں توازن سے محروم ہوتا ہے۔ وہ حسن پرست، اور دل پھینک ہوتا ہے۔ حصول مقصد کے بعد منہ موڑنے اور آنکھیں ماتھے پر رکھنے میں ایک لمحے کی تاخیر نہیں کرتا۔ یوں بھی وہ قابل اعتبار نہیں ہوتا ہر ایک بلحہ قریبی عزیز و اقارب تک کو دھوکہ دینے اور بے وفائی کرنے سے باز نہیں آتا اور موقعہ ملتے ہی ڈس لیتا ہے۔

خط قلب کا آغاز اگر ابھار زحل سے ہو (دیکھئے شکل نمبر 24) تو یہ بھی ایک نحس علامت ہے۔ اس قسم کی لکیر کا حامل بھی پیار و محبت، ایثار اور وفاداری کے جذبوں سے ناآشنا اور حد درجہ مطلبی، موقعہ پرست اور خود پرست ہوتا ہے۔

بعض اوقات خط قلب آغاز میں دوشاخہ ہوتا ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 25) ایک شاخ ابھار مشتری کی طرف اور دوسرے ابھار زحل کی طرف جارہی ہوتی ہے۔ یہ دوشاخہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ متعلقہ فرد حد درجہ پست ذہن کا مالک ہے۔ دراصل ایسے لوگ جنسی معاملات میں حد سے گزرنے والے اور پرلے درجے کے بد کردار اور زانی ہوتے ہیں۔

کئی ایک ہاتھوں میں خط زندگی، خط ذہن اور خط قلب مشترک آغاز کرتے ہیں۔ (دیکھئے شکل نمبر 26) ان تینوں خطوط کا مشترک آغاز حد درجہ نحس علامت ہے۔ یہ اتفاقی اور حادثاتی موت کو ظاہر کرتا ہے۔ دراصل یہ مشترک آغاز فرد کے بے خوف اور نڈر ہونے کی علامت ہے۔ حامل علامت بعض اوقات تو واقعی فرض منصبی کی تکمیل کے لیے اور بعض اوقات صرف مہماتی خواہش کے زیر اثر ایسے کاموں میں ہاتھ ڈال دیتا ہے جہاں حادثاتی یا اچانک موت سے ہمکنار ہوتا ہے۔

دوسرے خطوط کی طرح خط قلب پر بھی بعض اوقات ایسے خطوط ملتے ہیں جو اس سے نکل کر اوپر یا نیچے کی طرف جا رہے ہوتے ہیں (دیکھئے شکل نمبر 27)۔ ہر وہ خط جو اس سے نکل کر اوپر کی طرف جائے کسی قلبی خوشی کی علامت ہے۔ جبکہ ہر وہ خط جو اس سے

نکل کر نچلی سمت اختیار کرے حامل علامت کے بے کردار ہونے کے علاوہ قلبی معاملات میں بدمزگی کی علامت ہے۔

دوسرے خطوط کی نسبت خط قلب کا شاخدار انجام خوشگوار سمجھا جاتا ہے۔(دیکھئے شکل نمبر 28)اس کا عام طور پر یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ حامل علامت ضرور بہ ضرور ازدواجی،بدھن یعنی شادی کی خوشی دیکھے گا۔اور صاحب اولاد بھی ہوگا۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ خطوط(شاخ دار)صاحب اولاد ہونے کی ناقابل تردید علامت ہیں۔

خط قلب وذہن کا درمیانی فاصلہ قابل غور امر ہے۔اگر فاصلہ زیادہ ہو(دیکھئے شکل نمبر 29) تو یہ حامل کے جذباتی اور غیر پائیدار رویے کی علامت ہے۔ ایسے لوگ معمولی معمولی باتوں پر انتہائی قدم اور رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔ان کے فیصلوں میں عقل کی بجائے جذبات کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

خط قلب پر عمودی خطوط نحس خیال کئے جاتے ہیں(دیکھئے شکل نمبر30الف) یہ علامت فرد کے قلبی معاملات میں پیش آنے والی مایوسی اور ناکامی کا اظہار کرتی ہیں۔ ایسے افراد کی گھریلو زندگی اکثر ناخوشگوار اور بدمزہ ہوتی ہے۔

خط قلب پر جزیرہ امراض قلب اور قلبی معاملات میں مشکل حالات کو ظاہر کرتا ہے(دیکھئے شکل نمبر30ب)۔

اس خط پر کراس کی علامت(دیکھئے شکل نمبر31ج)دل کے مختلف امراض کا اظہار کرتی ہے۔والوز کی خرابی ہارٹ فیل وغیرہ کے باعث حامل علامت موت کا شکار ہو سکتا ہے۔

خط قلب پر ٹوٹ عام طور پر نکاح یا منگنی ٹوٹنے کی علامت ہے(دیکھئے شکل نمبر 31الف)اس علامت کے زیر اثر غیر متوقع طور پر اچھا بھلا طے شدہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔

علوم مخفی کا خزانہ
خالد اسحاق راٹھور کی دستیاب کتب

خالد روحانی جنتری

ہر گھر، فرد اور ماہر علوم مخفی کی ضرورت ایک جامع اور آسان فہم جنتری ہے پڑھنے کے بعد آپ اس کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکیں گے (قیمت ۵۵ روپے)

روحانی مشورے

روزمرہ مسائل کے حل کے آسان قابل عمل اور آزمودہ روحانی اور عملیاتی مشورے، قرآنی اور رسول ﷺ سے منسوب دعائیں اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ اس لیے ہر گھر میں اس کی موجودگی ضروری ہے۔ (قیمت ۳۸ روپے)۔

ساعات حقیقی

ساعت معلوم کرنے کے درجن بھر طریقوں کے علاوہ ساعات معلوم کرنے کا مصنف کا ذاتی قاعدہ اس کتاب کا بنیادی موضوع ہے۔ کتاب میں تفصیلی جدولیں بھی دی گئی ہیں۔ جن کی مدد سے پاکستان اور دنیا کے ہر مقام کی ساعت ایک منٹ سے بھی کم وقت میں معلوم ہو سکتی ہے۔ حالات زندگی اور مختلف احکام بیان کرنے کے قواعد بھی شامل ہیں۔ (۹۰ روپے)

تل شناسی

انسانی جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس پر تلوں کے اثرات کو زیر بحث نہ لایا گیا ہو۔ اپنی نوعیت کے واحد کتاب۔ (۵۰ روپے)

۱۰ سالہ جنتری ۲۰۰۱ تا ۲۰۱۰

ہر نجومی اور عامل کی ضرورت ایک ایسی جنتری جس میں ۲۰۰۱ تا ۲۰۱۰ تک تمام کوکب کی رفتاریں دی گئی ہیں۔ ہندی نجوم کے لیے بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ (قیمت ۱۱۵ روپے)

کتب کی تازہ فہرست مفت حاصل کرنے کے لیے خط لکھیں

راٹھور پبلشرز، 2/11، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور

علوم مخفی کا خزانہ
خالد اسحاق راٹھور کی دستیاب کتب

خزینہ اعداد

علم اعداد پر اس سے بہتر اور جامع کتاب آج تک آپ کی نظروں سے نہ گزری ہو گی۔ یہ ایک دعوی نہیں حقیقت ہے۔ ضرور پڑھیں۔ (قیمت ۳۰ روپے)

پرائز بانڈز اور لاٹری کے نمبر

معمولی سمجھ بوجھ یا علم والے فرد سے لے کر ماہر فن تک ہر فرد اس کتاب سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اعداد، نجوم، جفر، رمل، ساعت، فالنامے، استخارے وغیرہ کے ذریعے انعامی نمبر وغیرہ معلوم کرنے کے مجرب کلیے (قیمت ۱۰۰ روپے)

مستحصلہ قارد الکلام

علوم مخفی سے تعلق قائم ہونے کے بعد جو قواعد میرے علم اور تجربے میں آئے ان میں مستحصلہ کے حل کا سب سے بہترین اور ذاتی استعمال کا کلیہ آپ کے سامنے بلا خلل پیش کیا ہے۔ آزمائش شرط ہے (قیمت ۵۰ روپے)

اسباق دست شناسی

دست شناسی کے موضوع پر یوں تو لاتعداد کتب دستیاب ہیں۔ لیکن اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ بغیر استاد کے یہ ایک راہنما کا فریضہ انجام دیتی ہے اور کوئی بھی فرد اس کے ذریعے علم دست شناسی سیکھ سکتا ہے۔ ہر اس طالب علم کی بنیادی ضرورت جو اس فن کے رموز سے آشنا ہونا چاہتا ہے۔ (قیمت ۶۰ روپے)

علم الحروف

علم الحروف کے موضوع پر ایسی واحد دستیاب کتاب جو اپنے اندر حروف سے متعلق نئے اور تجربہ شدہ روحانی اعمال کے ایسے کرشمے و قواعد لیے ہوئے ہے جو آپ کو چونکا دیں گے ایک لاجواب تحریر۔ (قیمت ۱۰۰ روپے)

کتب کی تازہ فہرست مفت حاصل کرنے کے لیے خط لکھیں

راٹھور پبلشرز، 2/11، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور

خط قسمت

خط قسمت کا آغاز کلائی اور ہتھیلی کے جوڑ پر واقع چوڑیوں سے کچھ اوپر ہوتا ہے۔

یہاں سے چلتا ہوا یہ خط، ابھار زحل پر آ کر ختم ہو جاتا ہے (دیکھئے شکل نمبر 32)۔

خط قسمت کا تعلق دنیوی حیثیت، مال و دولت، ذریعہ آمدنی، نوکری، کاروبار، تجارت روزگار اور غربت وغیرہ جیسے مسائل سے ہوتا ہے۔

جب یہ خط اپنی فطری حالت میں ہاتھ پر نقش ہو تو حد درجہ خوش قسمتی کا اظہار کرتا ہے۔ ایسی کامل لکیر کا حامل مادی لحاظ سے فراز یافتہ گھرانے میں آنکھ کھولتا ہے۔ زندگی کی تمام تر راحتیں اس کو میسر ہوتی ہیں۔ خواہش اور اس کی تکمیل میں کچھ فاصلہ نہیں ہوتا۔ یہ خوش بختی تمام عمر اس کے ساتھ چلتی ہے۔ اور وہ مسلسل ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ دنیوی عروج، مال و دولت کی فراوانی، زمین، جائیداد اور کاروبار وغیرہ میں دن بدن اضافہ اس کا مقدر ہوتا ہے۔
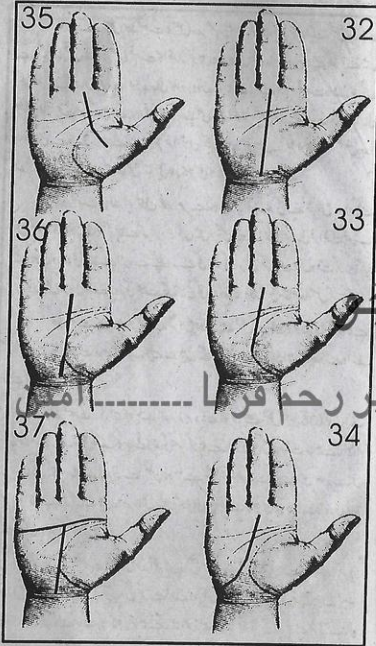
اس کے برعکس خط قسمت ناقص، مدھم، پتلا اور ٹوٹا ہوا ہو تو یہ ایک نحس علامت ہے۔ ایک ناقص خط، ناقص قسمت کا اظہار کرتا ہے۔ حامل خط عام طور پر ایسے گھرانے میں آنکھ کھولتا ہے جہاں غربت، اور بدحالی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ ایسے خط قسمت والے کا بچپن مشکل اور سخت بسر ہوتا ہے۔ جوانی اور بڑھاپا بھی خوشگوار نہیں ہوتے۔ اسے تمام عمر مالی ناہمواری سے واسطہ رہتا ہے۔ اور اکثر خواہشیں تشنہ کام رہتی ہیں۔ اکثر اوقات مسلسل جدو جہد بھی مالی حالات میں کسی خاص تبدیلی اور بہتری کا باعث نہیں بنتی۔

خط قسمت کی ابتداء قابل غور امر ہے۔ جب یہ خط زندگی سے شروع ہو (دیکھیے شکل نمبر 33) تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ فرد کو بچپن میں اچھی دنیوی زندگی اور مالی فراغت نصیب نہیں ہوئی اور مادی لحاظ سے اس نے نچلے درجے کی زندگی بسر کی مگر جوں جوں وقت گزرتا گیا توں توں اس فرد کی شب و روز کی محنت رنگ لاتی گئی اور وہ بلند معاشرتی مقام حاصل کرتا گیا۔

خط قسمت جب ابھار قمر سے شروع ہو (دیکھیے شکل نمبر 34) تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ فرد کے مالی حالات تمام عمر ایک جیسے نہ رہیں گے بلکہ اسے واضح مالی اتار چڑھاؤ سے واسطہ رہے گا۔

خط قسمت کی ابتداء جب ابھار زہرہ سے ہو (دیکھیے شکل نمبر 35) تو یہ ایک سعد علامت ہے۔ حامل ایک کامیاب زندگی بسر کرتا ہے۔ اور کافی مال و دولت کماتا ہے۔ تاہم یہ سب کچھ کسی سہارے کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ یعنی اکثر اوقات کسی نہ کسی صورت میں عزیز و اقارب مدد کرتے ہیں۔ اور حامل نشان کامیابی کی طرف گامزن ہو جاتا ہے۔ مادی لحاظ سے اچھی زندگی بسر کرتا ہے۔

جب خط قسمت شروع اور آخر میں واضح نقش ہو مگر درمیان سے مدھم ہو یا کمزور ہو (دیکھیے شکل نمبر 36) تو یہ اس عرصے کے دوران حامل نشان کو پیش آنے والے صبر آزما اور مشکل مالی حالات کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم جیسے ہی یہ خط واضح ہوتا ہے فرد کے مالی
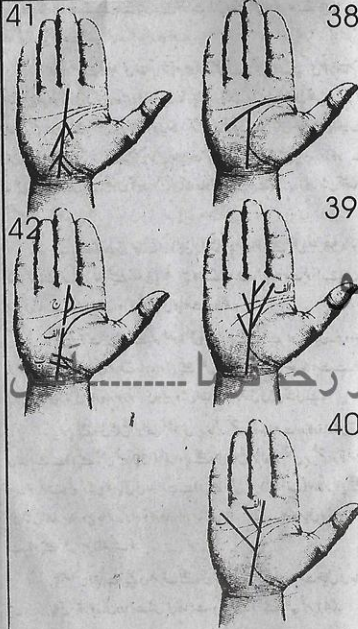
حالات درست ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی اثرات اس وقت بھی لاگو ہوتے ہیں جب یہ خط شروع یا آخر سے کہیں بھی مدھم یا کمزور ہو۔

خط قسمت کا فطری مقام اختتام ابھار زحل ہے۔ لیکن جب یہ کسی اور مقام پر اختتام پذیر ہو تو کوئی نہ کوئی خاص پہلو اپنے اندر پوشیدہ رکھتا ہے۔ جب یہ خط قلب سے ٹکر کھا کر ختم ہو (دیکھئے شکل نمبر 37) تو یہ ظاہر کرتا ہے فرد کے کسی قلبی معاملے کی وجہ سے اس کے روزگار پر اثر پڑے گا۔ یعنی حامل علامت یا تو عشق و مستی میں پڑ کر روزگار سے غافل ہو گا یا پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایسا کاروباری فیصلہ کرے گا کہ روزگار میں نقصان عظیم اٹھائے گا۔

جب یہ خط قلب کی بجائے خط ذہن پر اختتام پذیر ہو (دیکھئے شکل نمبر 38) تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ کسی غلط فیصلے، سوچ یا طریقہ کار کے باعث حامل علامت خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارے گا۔ اور ذریعہ روزگار کی تباہی کا باعث بنے گا۔

بعض اوقات اس خط سے کچھ خطوط نکل کر اوپر یا نیچے جا رہے ہوتے ہیں۔ ہر وہ خط جو اس سے نکل کر اوپر کی طرف جا رہا ہو (دیکھئے شکل نمبر 39) ایک سعد علامت ہے۔ اور فرد کی دنیاوی زندگی، کاروبار اور نوکری وغیرہ میں اضافے اور ترقی کی بین نشانی ہے۔

یہ اوپر نکلنے والی شاخ اگر ابھار مشتری پر جا کر ختم ہو تو ملازمت اور کاروبار میں ترقی کی علامت ہے (دیکھئے شکل نمبر 39ا) جبکہ اوپر نکلنے والی شاخ اگر ابھار شمس پر ختم ہو تو فنون لطیفہ اور ادب وغیرہ میں کامیابی کی علامت ہے (دیکھئے شکل نمبر 40، الف) اور اگر اوپر نکلنے والی شاخ ابھار عطارد پر جا کر ختم ہو تو کاروبار اور سائنسی امور کے ذریعے کامیابی کو ظاہر کرتی ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 40، ب)۔

تاہم اس خط سے نیچے کی طرف نکلنے والی شاخیں بد قسمتی کی علامت خیال کی جاتی ہیں۔ اور دنیاوی وقار اور مال و دولت میں کمی کا باعث ہوتی ہیں۔ (دیکھئے شکل نمبر 41)۔

اس خط پر ٹوٹ (دیکھئے شکل نمبر 42) بد قسمتی اور روزگار میں رکاوٹ اور حد درجہ نحس اثرات کی حامل ہے۔ نوکری اور کاروبار میں تنزل، مشکلات اور آمدنی کے ختم ہونے کے باعث بہت برے حالات سے واسطہ پڑتا ہے۔

خط قسمت پر افقی خطوط (دیکھئے شکل نمبر 42، ب) بد قسمتی اور بد حالی کی علامت ہیں۔ روزگار میں رکاوٹ اور پریشانیوں کا اظہار اس علامت سے ہوتا ہے۔

اس خط پر جزیرے کی علامت (دیکھئے شکل نمبر 42، ج) نحس خیال کی جاتی ہے۔ اور روزگار میں کمی، مسلسل پریشانیوں اور مصائب کی علامت ہے۔ اس علامت کے ہوتے ہوئے کاروباری اور تجارتی افراد کو گھاٹے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور نوکری پیشہ افراد کے خلاف انکوائری، تبادلہ اور سزا جیسے اقدام شروع ہو جاتے ہیں۔

خط شمس

خط شمس کا آغاز کلائی اور ہتھیلی کے جوڑ پر واقع چوڑیوں سے ہوتا ہے۔ ہتھیلی پر یہ خطِ قسمت کے بالکل متوازی سفر کرتا ہوا ابھار شمس پر جا کر ختم ہوتا ہے (دیکھیے شکل نمبر 43) اس خط کا تعلق خوش قسمتی، عزت و وقار، شہرت اور کامیابی وغیرہ جیسے امور سے ہوتا ہے۔

خط شمس ان خطوط میں سے ایک ہے جو عام طور پر ہتھیلی پر نقش نہیں ہوتے۔ اور جن ہاتھوں میں ملتے ہیں وہاں بھی مکمل اور بے نقص نہیں ہوتے۔ صرف چند ایک ہاتھ ہی ایسے ملتے ہیں جہاں یہ مکمل طور پر اپنی فطری حالت میں نقش ہوتا ہے۔

بہر حال جب یہ فطری حالت میں ہتھیلی پر نقش ہو تو ایک نہایت ہی خوشگوار علامت ہے ایسی حالت میں حامل خط کو لافانی شہرت اور دولت حاصل ہوتی ہے۔ فرد کا تعلق جس بھی شعبہ حیات سے ہو وہ معاشرے میں س بلند مقام حاصل کرتا ہے۔ اور ایک
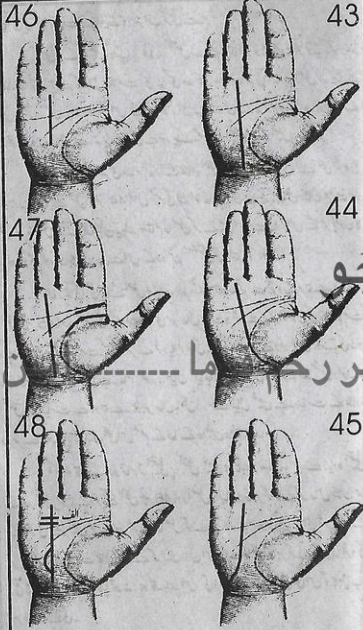
دنیا اس کی فنی مہارت اور قابلیت کا اعتراف کرتی ہے۔

اس کے برعکس جب یہ خط پُر نقص، مدھم، پتلا اور ٹوٹا پھوٹا ہو تو یہ کچھ سعد علامات نہیں ہیں۔ گو حامل علامت کسی نہ کسی حد تک بلند معاشرتی مقام حاصل کر لیتا ہے لیکن خوش قسمتی چندروز ہی اس کے ساتھ رہتی ہے۔ لائن کے مدھم اور کمزور ہونے کے ساتھ ہی اس کی شہرت ماند پڑنے لگتی ہے اور پبلک فیم کی خواہش پوری نہیں ہو پاتی۔

خط شمس اپنی فطری مقام آغاز کے علاوہ بعض اوقات خط زندگی سے بھی شروع ہوتا ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 44) اس قسم کی ابتداء ظاہر کرتی ہے کہ حامل نشان عزت اور شہرت حاصل کرے گا۔ لیکن یہ بلند مقام حاصل کرنے میں اس سے زیادہ اس کے عزیزوں کا ہاتھ ہو گا۔ اور ان ہی کی وجہ سے اس کے روشن مستقبل کی ابتداء ہو گی۔

خط زندگی کی بجائے بعض اوقات خط شمس ابھار قمر سے شروع ہوتا ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 45) خط شمس کی ایسی ابتداء بھی بہر حال عزت و شہرت کے حصول کی ہی علامت ہے۔ تاہم حامل علامت کسی دوسرے فرد یا افراد کی جو بہر حال رشتے دار نہیں ہوتے کی مدد سے کامیابی حاصل کرتا ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے خط شمس والوں کا تعلق زار سیاست سے ہوتا ہے۔ جو بہر حال بالکل درست خیال نہیں ہے۔ سیاست کے علاوہ دوسرے شعبہ حیات میں بھی اس قسم کے خط کے حاملین ملتے ہیں۔

اکثر اوقات یہ خط تمام تر ہتھیلی پر نقش نہیں ہوتا بلکہ نصف یا اس سے زیادہ ہتھیلی کے بعد نقش ہوتا ہے (دیکھئے شکل نمبر 46) دراصل ایسا خط ظاہر کرتا ہے کہ حامل نشان عمر کے آخری حصے میں عزت اور شہرت حاصل کرے گا۔ اور ایام جوانی بغیر عوامی شہرت کے بسر کرے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایسی لائن اس بات کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ فرد کی ترقی میں کسی دوسرے کا ہاتھ نہ ہو گا۔ بلکہ اس کی ذاتی محنت اور کاوش ہی اس کو کامیاب و کامران بنائے گی۔

خط شمس پر ٹوٹ (دیکھئے شکل نمبر 47) از حد خطرناک علامت ہے۔ جس عرصے میں یہ ٹوٹ واقع ہو حامل نشان کو محتاط طور طریقے اپنانا چاہئیں تاکہ اسے اچانک کسی سکینڈل وغیرہ کے باعث بدنامی کا سامنا نہ ہو۔

اس خط پر افقی خطوط (دیکھئے شکل نمبر 48، الف) عزت اور شہرت کی راہ میں آنے والی مشکلات کی علامت ہیں۔

خط شمس پر جزیرے کی علامت (دیکھئے شکل نمبر 48، ب) بھی عزت اور شہرت کی راہ میں رکاوٹ اور مشکلات کی مظہر ہے۔ تاہم اس عرصے میں حامل نشان خود بھی لاپرواہی اور سستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ عام طور پر یہ علامت حامل نشان کے جنسی امور اور جنس مخالف کے ساتھ تعلقات کو ظاہر کرتی ہے۔

خط عطارد

خط عطارد کا آغاز ابھار عطارد سے ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ ترچھا چلتا ہوا کلائی کی طرف آتا ہے اور ابھارِ قمر و ابھارِ زہرہ کے درمیانی حصے میں اختتام پذیر ہو جاتا ہے (دیکھئے شکل نمبر49)۔

بنیادی طور پر اس خط کا تعلق صحت و امراض کے موضوع سے ہے۔ تاہم تجارتی اور کاروباری امور بھی اس کے احاطے میں آتے ہیں۔

جب یہ خط فطری حالت میں ہاتھ پر نقش ہو تو سعد علامت ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ حامل خط کو تمام عمر صحت کے مسائل سے واسطہ نہیں پڑے گا۔ بلکہ ساری زندگی وہ تندرست اور توانا رہے گا بالفرض اگر کبھی بیمار بھی ہوا تب بھی کسی خطرناک یا طویل بیماری کا شکار نہ ہوگا۔ یوں بھی سالم واضح اور فطری حالت میں نقش خط عطارد صحت کے بارے میں کافی محتاط بنا دیتا ہے۔ اور حامل علامت صحت کے مسائل سے صرف نظر نہیں کرتا۔

اس کے برعکس جب یہ خط ناقص، ٹوٹا پھوٹا، مدھم اور نحس علامت لیے ہوئے ہو تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ حامل نشان تمام عمر صحت کے مسائل میں گھرا رہے گا۔ اور کبھی کوئی اور کبھی کوئی مرض اس کو گھیرے رہے گا۔ اس قسم کے خط عطارد کے حامل اکثر نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں اور ان کا علاج مشکل بلکہ بعض اوقات ناممکن ہو جاتا ہے۔

دوسرے خطوط کی طرح خط عطارد کی ابتداء بھی قابل غور امر ہے جب یہ خط زندگی کے ساتھ آغاز کر رہا ہو (دیکھئے شکل نمبر50) تو یہ نحس علامت ہے۔ ایسی صورت میں ایک تو یہ قلیل عمری کو ظاہر کرتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ حامل، خون اور دل کے امراض کا شکار رہتا ہے۔ خط عطارد ابھار زہرہ سے شروع ہو (دیکھئے شکل نمبر51) تو یہ بھی کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی حامل خط کو چھوٹی عمر عطا کرتی ہے۔ اور اکثر حالات میں فرد امراض معدہ کے باعث تکلیف میں رہتا ہے۔

ٹوٹا ہوا خط عطارد ظاہر ہے کہ ایک نحس علامت ہے۔ لیکن جب اس ٹوٹ کے گرد مربع پایا جائے (دیکھئے شکل نمبر52، الف) تو خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ حامل علامت موذی سے موذی مرض سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔ خط عطارد پر پائے جانے والے افقی خطوط (دیکھئے شکل نمبر53، الف) صحت کی طرف سے محتاط رہنے کا نمایاں اشارہ ہیں۔ اس قسم کا ہر افقی خط خرابیٔ صحت کی علامت ہے۔

خط عطارد پر ستارے کا نشان بھی کچھ اچھی علامت نہیں ہے (دیکھئے شکل نمبر 52، ب) اس قسم کی علامت کے ہوتے ہوئے خیال کیا جاتا ہے کہ خواتین اولاد جیسی نعمت سے محروم رہیں گی۔ مرد کے ہاتھ پر بھی ستارہ اولاد کی نعمت سے محرومی کی علامت ہے۔

خط عطارد پر جزیرہ (دیکھئے شکل نمبر53، ب) برا خیال کیا جاتا ہے۔ یہاں اس کو تلی کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ یہ بات اس وقت زیادہ درست ثابت ہوتی ہے، جب فرد متعلقہ کے ناخن کمزور اور بے ہوں۔

خط عطارد کے سلسلے میں ایک بات قابل ذکر ہے کہ بعض ہاتھوں پر اس کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں یہ کسی منفی اثرات کی نشاندہی نہیں کرتا بلکہ سعد علامت ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ حامل کو کبھی بھی کسی شدید اور خطرناک مرض سے واسطہ نہیں پڑے گا۔ اور وہ ایک صحت مند زندگی بسر کرے گا۔ بشرطیکہ ہاتھ ن دوسری ۔ ت ب مد ہوں۔

خط شادی

ایک چھوٹا افقی خط ہتھیلی کے باہر کی طرف سے شروع ہوتا ہے اور ابھار عطارد پر جا کر ختم ہوتا ہے (دیکھئے شکل نمبر 54) یہ خط، خط شادی کے نام سے جانا جاتا ہے۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس خط کا تعلق شادی کے معاملات کے علاوہ فریقین کے باہمی تعلقات، پیار محبت، لڑائی جھگڑوں طلاق اور بچوں وغیرہ سے ہوتا ہے۔

فطری حالت میں نقش طویل اور گہرا خط شادی ایک سعد علامت ہے اور ظاہر کرتا ہے حامل خط کی شادی خوشگوار اور ایک طویل عرصہ قائم رہے گی۔ طرفین میں باہمی پیار و محبت اور احترام کے جذبات پائے جائیں گے۔ ایسے خط کے ہوتے ہوئے ازدواجی زندگی قابل رشک حد تک خوشیاں لیے ہوئے ہوتی ہے۔ حامل خط اخلاقی لحاظ سے بھی پاکیزہ خیالات کا مالک ہوتا ہے۔

اس کے برعکس خط شادی مدھم، چھوٹا یا ناقص ہو تو ایک ناخوشگوار علامت ہے۔
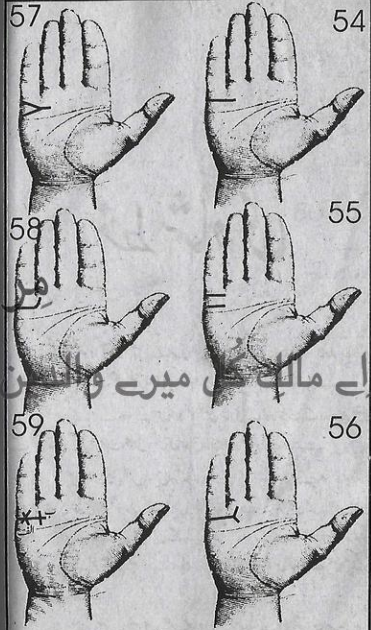
ایسا خط ازدواجی جھگڑوں، باہمی ناچاقی، مختصر ازدواجی زندگی اور طلاق کی علامت ہے۔ ایسے خط کے ہوتے ہوئے فریقین حقیقی طور پر ازدواجی زندگی کا لطف نہیں اٹھا پاتے بلکہ مسلسل بدمزگی کی حالت میں رہتے ہیں۔

اگر ابھار عطارد پر ایک سے زائد خطوط نقش ہوں (دیکھئے شکل نمبر 55) تو یہ ایک منفی علامت ہے۔ جس قدر گہرے اور طویل خط یہاں نقش ہوں حامل علامت اتنی ہی مرتبہ شادی کرتا ہے۔ خیال رہے کہ صرف واضح اور گہرے خطوط چھوٹے مدھم اور باریک نہیں۔

خط شادی اگر آخر میں دو شاخوں میں تقسیم ہو جائے (دیکھئے شکل نمبر 56) تو یہ بھی ایک بری علامت ہے۔ جس کا مطلب صرف اور صرف طلاق اور علیحدگی ہے۔ تاہم شادی لکیر صاف اور واضح ہو اور صرف آخر میں سے دو شاخہ ہو تو ظاہر کرتی ہے کہ شادی شدہ جوڑا خوشگوار زندگی بسر کر رہا تھا کہ اچانک کسی مسئلے میں ان بن ہو گئی اور بات بڑھتے بڑھتے علیحدگی تک جا پہنچی۔ اور اس کے برعکس اگر لکیر شروع میں بھی ناقص ہو تو ظاہر کرتی ہے کہ شروع دن ہی سے میاں بیوی میں باہمی پیار و محبت کی کمی اور ناموافقت تھی۔

خط شادی اگر شروع میں دو شاخہ ہو (دیکھئے شکل نمبر 57) تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ حامل علامت کی منگنی اور شادی کے درمیان کافی فاصلہ ہو گا۔ بعض وجوہات کی بنا پر منگنی یا نکاح کے بعد رخصتی و شادی عمل میں نہ آ سکے گی۔ تاہم یہ کوئی پریشان کن علامت نہیں ہے کیونکہ دو شاخہ ختم ہوتے ہی شادی انجام پا جاتی ہے۔

خط شادی جب آخر میں اوپر کی طرف اٹھ جائے یا مڑ جائے (دیکھئے شکل نمبر 58) تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ حامل نشان شادی کی خوشی نہ دیکھ سکے گا اور تمام عمر مجرد زندگی بسر کرے گا۔

اس خط پر کراس اور عمودی خطوط (دیکھئے شکل نمبر 59، ا، ب) ازدواجی زندگی

میں آنے والے ناخوشگوار واقعات اور وقفوں کی علامت ہے۔

خط شادی اگر یکساں گہرائی لیے ہوئے نہ ہوں بلکہ کہیں سے مدہم اور کہیں سے گہرا ہو (دیکھئے شکل نمبر 60) تو یہ مدہم وقفے ایسی ازدواجی زندگی کی علامت ہیں جو ناخوشگوار اور قلبی راحت اور خوشی سے خالی ہوتی ہے۔ تاہم جس عرصے میں یہ خط گہرا ہو اس عرصے میں حالات خوشگوار رہتے ہیں اور باہمی پیار و محبت کی فضاء بھی قائم ہو جاتی ہے۔ مگر یہ خوشیاں عارضی ہوتی ہیں جیسے ہی مدہم خط کا زمانہ آتا ہے حالات میں منفی تبدیلی آنے لگتی ہے۔

خط شادی اگر کہیں سے ٹوٹا ہوا ہو (دیکھئے شکل نمبر 61) تو یہ ایک نحس علامت ہے اور ظاہر کرتی ہے طلاق اور علیحدگی کو۔ ٹوٹ کے ہوتے ہوئے ازدواجی زندگی خواہ اچھی ہو یا بری کسی نہ کسی طور پر ناخوشگوار انجام پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

خط اطفال

خط شادی کے اوپر چھوٹے چھوٹے عمودی خطوط پائے جاتے ہیں۔ علم دست شناسی میں ان خطوط کو خطوط اطفال کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (دیکھئے شکل نمبر 62) یہ خطوط بچوں کی جنس، تعداد، زندگی، موت اور قسمت کا اظہار کرتے ہیں۔ ان عمودی خطوط میں سے گہرے خط لڑکوں کو ہلکے خط لڑکیوں کو ظاہر کرتے ہیں (دیکھئے شکل نمبر 63، الف، ب)۔

جس قدر یہ خطوط ہوں اتنی ہی اولاد ہوتی ہے۔ تاہم کوئی دوسرا افقی خط ان میں سے کسی کو کاٹ رہا ہو (دیکھئے شکل نمبر 64) تو یہ ایک نحس علامت ہے اور مولود کی زندگی کے لیے خطرے کا اظہار کرتی ہے۔

خطوط اطفال میں سے کسی پر جزیرے کی علامت ہو (دیکھئے شکل نمبر 65) تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ نومولود کو خرابی صحت کا سامنا ہوگا۔ ایسی صورت میں احتیاط اور علاج کی
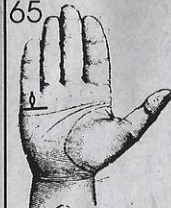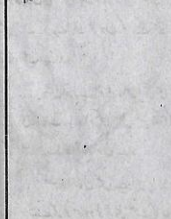
حد درجہ ضرورت ہوتی ہے ورنہ یہ علامت صحت کے لیے مستقل روگ یا زندگی کے لیے خطرے کا باعث ہو سکتی ہے۔

خطوط اطفال میں سے نمایاں خطوط (دیکھیے شکل نمبر 66،الف) علامت ہے ان بچوں کی جو آگے چل کر معاشرے میں دوسروں کی نسبت نمایاں مقام و مرتبہ حاصل کریں گے۔ جبکہ غیر نمایاں خطوط اطفال (دیکھیے شکل نمبر 66،ب) ان بچوں کی علامت ہیں جو پیدائشی ماحول اور معیار زندگی سے کم ہی اوپر جاتے ہیں۔ اور نمایاں خطوط والے بہن بھائیوں کے مقابلے میں کمتر معیار زندگی اور معاشرتی پوزیشن کے حامل ہوتے ہیں۔

خطوط سفر

ہتھیلی کے باہر کی طرف سے ابھار قمر پر آنے والے خطوط، سفر اور طویل مسافت کی علامت ہیں (دیکھئے شکل نمبر 67)۔

جب خط سفر طویل واضح اور منفی علامات سے پاک ہو تو محفوظ سفر کی علامت ہے۔ ایسا سفر تجارت یا نوکری کے سلسلے میں کیا جائے تو کافی مال و متاع حاصل ہوتا ہے۔

خط سفر جب اپنے مقام اختتام پر نیچے کی طرف جھک جائے (دیکھئے شکل نمبر 68) تو یہ کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ ظاہر کرتی ہے کہ حامل علامت کے لیے سفر باعث دکھ اور تکلیف ہوگا۔ سفر میں پیش آنے والی مشکلات کے قطع نظر فرد حصول مقصد میں بھی ناکام رہے گا۔ اور زر بے فائدہ خرچ ہو گا۔

تاہم خط سفر کا اوپر کی طرف مڑ جانا (دیکھئے شکل نمبر 69) سعد اثرات کی علامت ہے۔ یہ سفر میں آسانی کے علاوہ حصول مقصد کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ ایسی علامات کے

ہوتے ہوئے سفر وسیلہ ظفر ثابت ہوتا ہے۔

تاہم یہ بات قابل غور ہے کہ جب خط سفر بڑھتے بڑھتے خط دماغ سے جا ٹکرائے یا اس کو کاٹ ڈالے (دیکھئے شکل نمبر 70) تو یہ ایک نحس علامت ہے فرد کا دماغ متاثر ہو جائے گا یا وہ خلل دماغ کا شکار ہوگا۔

خط سفر اگر ٹوٹ جائے تو یہ بھی ایک بری علامت ہے (دیکھئے شکل نمبر 71) ایسا سفر عام طور پر سفر آخرت ثابت ہوتا ہے۔ اکثر اوقات حامل علامت کا مال ضائع ہو جاتا ہے اور لوٹ لیا جاتا ہے اور وہ جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

کراس اور جزیرے کی علامت (دیکھئے شکل نمبر 72 الف، ب) یہاں یہ ظاہر کرتی ہے کہ حامل علامت کو دوران سفر سخت مشکلات کا سامنا ہوگا اور اس کا مال و متاع ضائع ہو جائے گا۔

بعض اوقات ابھار زہرہ پر خط زندگی کے متوازی ایک اور خط نظر آتا ہے۔ علم دست شناسی میں اس کو خط مریخ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے (دیکھئے شکل نمبر 73) فطری حالت میں نقش اور منفی علامات سے پاک خط مریخ دراصل خط زندگی کا مددگار ہوتا ہے جہاں کہیں خط زندگی پر منفی علامات پائی جائے یابذات خود خط زندگی ناقص ہو وہاں خط مریخ، خط زندگی کو تقویت دینے کا سبب بنتا ہے۔ خط زندگی میں نقائص کے باعث جن مشکلات اور امراض سے واسطہ پڑسکتا ہے ان سے بچاتا ہے۔

بعض اوقات خط مریخ پورے طور پر خط زندگی کے متوازی نقش نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے شروع، درمیان یا آخر میں ملتا ہے (دیکھئے شکل نمبر 75، الف، ب، ج)۔

ایسی صورت میں یہ خط جس حصہ عمر میں پایا جائے اتنی ہی عمر تک یا اتنی ہی عمر سے اس کے اثرات شروع ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ خط جب صرف شروع میں واقع ہو (دیکھئے شکل

نمبر 74، الف) تو یہ صرف بچپن کے زمانے میں ہی اپنے اثرات کا اظہار کرتا ہے۔ جیسے ہی یہ ختم ہوتا ہے فرد کے اندر جرات اور قوت عمل کی کمی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ساتھ ہی اس کو خرابی صحت، لڑائی جھگڑے اور مشکلات آگھیرتی ہیں۔
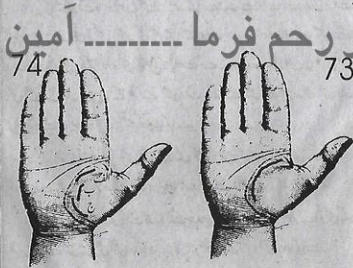
تعین وقت

تعین وقت کا موضوع بھی ان امور میں سے ایک ہے جو اب تک ہماری گرفت سے باہر رہے ہیں۔ یوں تو کسی بھی مخفی علم میں تعین وقت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ مگر دست شناسی میں یہ کچھ زیادہ ہی الجھن کا باعث ہے۔ دوسرے مخفی علوم کی طرح اس میں بھی ہمیں کئی ایک ماہرین کے طریقے تعین وقت کے سلسلے میں ملتے ہیں۔ ان طریقوں میں زیادہ تر وقت کی غیر متوازن تقسیم کو اپنایا گیا ہے۔

مثلاً خط زندگی پر جس قدر حصے میں بچپن کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس سے کچھ کم جوانی اور اس سے کچھ کم میں بڑھاپے کو ظاہر کیا جاتا ہے (دیکھئے شکل نمبر 1)۔

کیرو جس کا تعین وقت کا '7' کے عدد پر مبنی نظام کافی مشہور ہے وہ بھی کچھ اس طرح کا ہے۔ اس میں بھی بچپن اور بڑھاپے کا پیمانہ مقدار میں کم و بیش رکھا گیا ہے۔

جبکہ میرے خیال میں یہ طریقہ کچھ زیادہ مثبت نتائج کا حامل نہیں ہے۔ اس کی کئی

ایک وجوہات ہیں۔ جن میں سے اہم متعلقہ طریقے کے بارے میں ہماری کم فہمی، لاعلمی کے علاوہ خالق قاعدہ کے بیان میں کمی ہو سکتی ہے۔

عمومی طریقہ

بہر حال یہ تو ایک ہی بحث ہے جس کا یہ موقعہ نہیں سو موضوع کی طرف واپس آتے ہوئے تعین وقت کا قاعدہ بیان کر رہا ہوں اس قاعدے کے تحت ہتھیلی پر موجود مختلف خطوط کو نو (9) برابر حصوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی بھی ایک حصے کو نصف کر دیا جائے تو وہ پانچ سال کے عرصے کو ظاہر کرے گا۔ مکمل حصہ دس سال کو ظاہر کرے گا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے خط زندگی کی ابتداء اور انتہاء کا تعین لازم ہے۔ اس سلسلے میں خیال رکھیں کہ جس قدر خط زندگی ہتھیلی پر نقش ہے صرف وہی نہیں تختہ مشق بنے گا۔ بلکہ تمام تر راستہ جس پر خط زندگی موجود ہونا چاہیے نو (9) برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ (دیکھئے شکل نمبر 2)۔

اس کے بعد دوسرا اہم خط تعین وقت کے سلسلے میں خط قسمت ہے۔ اس کی ابتداء اور انتہاء کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ مقام ابتداء سے مقام انتہاء تک اس کو نو برابر حصوں میں تقسیم کریں۔ ہر حصہ دس سال کی عمر کو ظاہر کرے گا۔ (دیکھئے شکل نمبر 2) بالکل اسی طرح خط شمس پر بھی نشان لگا لیں۔

اس طریقہ کار سے آپ تعین وقت کر سکتے ہیں۔ مثلاً آپ کو خط زندگی پر جزیرہ دوسرے حصے کے اختتام پر نظر آتا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ بیس سال گزرنے کے بعد سائل کو صحت کے مسائل سے واسطہ ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

خصوصی طریقہ

وہ اصحاب جو مندرجہ بالا مبحث کو سمجھ چکے ہیں ان کو عمومی کے بعد خصوصی طریقہ کار کی طرف آنا چاہیے۔ اس طریقہ کار کے تحت انگشت مشتری اور انگشت زحل کے ملنے کی

جگہ کو بنیاد بناتے ہوئے ایک عمودی لائن خط زندگی پر لگائی جاتی ہے۔ دیکھیں شکل نمبر1 (الف)۔ خط زندگی کی ابتداء سے اس مقام تک کے فاصلے کو بیس سال خیال کیا جانا چاہیے۔اس فاصلے کو مزید تقسیم کرنے سے آپ دس دس سال کے عرصے کو استخراج کر سکتے ہیں۔ اس کو اگر مزید تقسیم کیا جائے تو پانچ سال کا وقت اور اس طور اس سے مزید چھوٹی اکائی معلوم کی جا سکتی ہے۔ بہر حال مناسب یہ ہے کہ پہلے دس سال کے برابر فاصلہ کو ناپ کر باقی خطوط پر بھی نشان لگا دیں اور اس مناسبت سے تعین وقت کر کے فرد کے حالات زندگی بیان کریں۔

ہاتھ کا پڑھنا

علم دست شناسی کے حوالے سے آپ کو ایک بنیاد مہیا کر دی گئی ہے۔ جو آپ کو اس خاردار راستے میں قدم قدم پر معاون اور کھرے کھوٹے میں پہچان کرنے میں مددگار ثابت ہو گی۔

ہاتھ کی ساخت اور اس پر موجود لائنوں کا جان لینا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ ان سے فرد کے کردار اور حالات و واقعات وغیرہ کو اخذ کرنا ایک فن ہے۔ ہمیں بحیثیت دست شناس اپنی بات کی ابتداء کس طرح اور کہاں سے کرنی چاہیے۔ بلاشبہ دوسری باتوں کی طرح اس کا بھی ایک اصول ہے۔ لیکن بات کی ابتداء کس طرح اور کہاں سے شروع کرنے سے بھی اہم یہ ہے کہ جو ہاتھ آپ کے سامنے ہے کیا آپ ذہنی طور پر اس کو دیکھنا یا پڑھنا چاہتے ہیں یا نہیں۔

اگر آپ میری ذاتی رائے پوچھیں تو میں آپ کو بتاؤں گا کہ میں وہ ہاتھ کبھی بھی

نہیں دیکھتا یا اس پر کوئی حکم بیان نہیں کرتا جس پر میری طبع متوجہ نہ ہو۔ سو اگر آپ کو بھی اس اصول کی پیروی کے لیے کہوں تو کچھ غلط نہ ہوگا۔

بہر حال جب بھی آپ کو کسی ہاتھ کو پڑھنا پڑے تو فوراً ہی احکام بیان کرنا نہ شروع کر دیں بلکہ پہلے درج ذیل طریقے کے مطابق ہاتھ کا جائزہ لیں۔

1- پہلے ہاتھ کی ساخت کا تعین کریں۔

2- پھر انگوٹھے کا جائزہ لیں۔

3- پھر ابھاروں پر نظر ڈالیں۔

4- ہتھیلی اور انگلیوں کا باہمی توازن وغیرہ دیکھیں۔

5- ناخنوں کا جائزہ لیں۔

6- جلد کی رنگت، لچک، نرمی، سختی وغیرہ کو مد نظر رکھیں۔

7- پھر ہتھیلی پر موجود خطوط کا باریک بینی سے جائزہ لیں۔

8- ہاتھ پر موجود مختلف علامتوں کو بغور تلاش کریں اور ان کی معنی اخذ کریں۔

جب آپ کم از کم مندرجہ بالا امور کو بالتفصیل دیکھ لیں تو فرد کے کردار اور حالات وواقعات بیان کرنے کی طرف آئیں۔

اپنی گفتگو کی ابتداء اور انتہا کسی بھی اچھی اور سچی بات سے کریں۔ فرد کے کردار و قسمت کا بیان دوسرے امور کی روشنی میں خط زندگی سے شروع کریں اور اس کے بعد دوسرے اہم خطوط یعنی خط ذہن، خط قلب و خط قسمت کو بیان کریں۔ خیال رہے کہ آپ کے ذہن میں حالات بیان کرتے ہوئے دوسرے تمام امور اور ہاتھ کی مجموعی منفی و مثبت خصوصیات کے ساتھ مجموعی خوش قسمتی اور بد قسمتی کا معیار ہو۔

اہم خطوط کو بیان کرنے کے بعد دوسرے خطوط کو بیان کریں مگر خیال رکھیں دوران گفتگو اگر آپ دیکھیں کہ سائل کسی خاص بات میں دلچسپی لے رہا ہے یا کوئی خواہش رکھتا ہے تو پہلے سائل کی زیادہ دلچسپی والے موضوع کو بیان کریں۔ کیونکہ نفسیاتی طور پر وہ سب سے پہلے اپنے مطلب کی بات سننا چاہے گا۔ اور اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو وہ حقیقی طور پر آپ کی بات پوری توجہ اور دلچسپی سے نہیں سنے گا۔ اور آپ کی محنت ضائع ہو جائے گی۔ سو بہتر ہے کہ سائل کے رجحان کو ضرور مد نظر رکھا جائے۔ اس بات کا بطور خاص خیال رکھیں کہ گفتگو کا اختتام کسی خوشخبری پر ہو نہ کہ بد خبری پر۔

✌✌✌

پرنٹ لینے کا طریقہ

یہاں اس بات کا ذکر بے جانہ ہوگا کہ ہاتھ کے تفصیلی تجزیے کے لیے اگر اس کا پرنٹ لیا جائے تو سب سے بہتر ہے۔ اس طرح آپ پورے اطمینان سے ہاتھ کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔

ہاتھ کا پرنٹ لینے کا طریقہ بالکل آسان ہے۔ بازار سے اس مقصد کے لیے سیاہی عام مل جاتی ہے۔ اس کو رولر کی مدد سے ہاتھ پر لگا دیا جاتا ہے۔ ذیل میں پرنٹ لینے کے لیے ضروری ہدایات اور اصول بیان کئے گئے ہیں۔

1- پرنٹ لینے سے پہلے ہاتھوں کو صابن سے اچھی طرح دھو کر خشک کر لیں۔

2- ہاتھوں پر اچھی قسم کی سیاہی معمولی مقدار میں لگائیں جو تمام ہاتھ پر ایک جیسی ہو۔

3- ہاتھ کے کسی عضو کو سیاہی سے محفوظ نہیں رہنا چاہیے۔

4- پہلے دائیں اور پھر بائیں ہاتھ کے پرنٹ لیں۔

5- ہمیشہ ہر ہاتھ کے تین چار پرنٹ لیں تاکہ کسی پرنٹ میں کوئی علامت نقش نہ ہو سکی ہو تو دوسرے پرنٹ میں آجائے۔

6- ہاتھ زخمی ہو یا کسی مرض کی وجہ سے خراب ہو تو صحت ہونے تک پرنٹ نہ لیں۔ نتائج درست اخذ نہ ہوں گے۔

7- خیال رکھیں اگر انگلیاں جڑواں ہوں یا پوریں کم یا زیادہ ہوں تو بطور خاص ان کا ایک آدھ پرنٹ فالتو لے لیں۔

8- ہاتھ پر پیدا ہونے والے زخم وغیرہ درست ہو جائیں پھر بھی پرنٹ میں خرابی کا باعث ہوتے ہیں۔ اس لیے پرنٹ لینے کے بعد پرنٹ پر ان کی نشاندہی ضرور کریں۔

9- ہتھیلی پر موجود تل، داغ دھبے مد نظر رکھیں اور بطور خاص ان کی نشاندہی پرنٹ پر کریں۔

10- زخم و تل وغیرہ جس ہاتھ پر ہوں اسی کے نقش پر ان کا اندراج کریں۔ دونوں ہاتھوں کی تفصیل اکٹھے کبھی مت لکھیں۔ غلطی کا احتمال رہتا ہے۔

11- انگوٹھے کا پرنٹ اکثر درست نہیں آتا اس کو الگ لیں۔

12- چاروں انگلیوں اور انگوٹھے کی پہلے پوروں کے الگ سے پرنٹ لیں یہاں موجود جلدی نقوش کی اپنی اہمیت ہے۔

13- انگوٹھے اور انگلیوں کے ناخنوں کی ساخت کو بھی درج کریں۔

14- بالوں کی تعداد اور ان کا رنگ وغیرہ بھی درج کریں۔

-15 ہاتھ اور ہتھیلی کی جلد اور لکیروں کی رنگت کا بھی درج کرنا ضروری ہے۔

-16 ہر پرنٹ کو ایک مخصوص نمبر دیں تاکہ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔

-17 پرنٹ کے ایک حصے میں حامل کا نام، مقام، وقت پیدائش، پرنٹ لینے کا مقام و وقت ضرور لکھیں۔

✌✌✌

دایاں / بایاں ہاتھ

گو ایک ماہر اور حقیقت پسند دست شناس دونوں ہاتھوں کو مدنظر رکھ کر حکم لگاتا ہے۔ تاہم نو آموز کو یہ بات سمجھ لینی چاہئیے کہ فرد کا بایاں ہاتھ ان امور کو اور کردار کو ظاہر کرتا ہے۔ جو اسے وراثت میں ملتے ہیں۔ جبکہ دایاں ہاتھ فرد کے اس کردار اور قسمت کا اظہار کرتا ہے جو صرف اس کے لیے خاص ہوتا ہے۔ یا جو کچھ وہ اپنی ذاتی محنت سے حاصل کرتا ہے۔

یہ قاعدہ دائیں ہاتھ سے کام کرنے والوں کے لیے ہے۔ الٹے ہاتھ سے کام کرنے والوں کے لیے اس کا مفہوم برعکس ہوگا۔ یعنی دایاں ہاتھ وراثت کو اور بایاں ہاتھ ذات کو ظاہر کرے گا۔

یہی صورت خاتون خانہ کے سلسلے میں ہوگی۔ لیکن وہ عورتیں جو خود مختار زندگی بسر کرتی ہیں۔ ان کا دایاں ہاتھ زیادہ اہم ہوتا ہے۔

✌✌✌

تجزیہ

اب جبکہ ہاتھ دیکھنے اور پڑھنے کے بارے میں تمام تر امور کو بیان کر دیا گیا ہے۔ تو مرحلہ آتا ہے عملی تجربے کا۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ حقیقی طور پر آپ نے کچھ حاصل کیا ہے کہ نہیں تو اس امتحان کی ابتداء اپنے ہاتھ سے کریں یا کسی قریبی عزیز دوست وغیرہ سے کریں۔ یعنی ایسا فرد جس کے مزاج، کردار، مادی، مذہبی اور عملی ہاتھ سے آپ واقف ہوں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ فرد کا ہاتھ دیکھ کر علم دست شناسی کی رو سے جو احکام آپ بیان کریں گے ان کو پرکھنے کے لیے، ان کو سچا جھوٹا جاننے کے لیے آپ کو کسی پریشانی کا سامنا نہ ہوگا۔ بلکہ فرد کی حقیقی زندگی آپ کے سامنے ہو گی اور آپ اپنے فن کی آزمائش بہ آسانی کر سکیں گے۔

اعتماد

ایک آخری اور اہم بات اپنے اوپر اعتماد ہے۔ سائل کے کس بھی سوال کا جواب دیں یا کسی مسئلے پر روشنی ڈال رہے ہوں تو ہمیشہ بااعتماد رہیں اور اپنے علم و دانش کو کام میں لاتے ہوئے احکام بیان کریں۔

ہاں اگر کوئی بات آپ کی سمجھ سے بالاتر ہو یا آپ کو اس کے بارے میں کچھ شبہ ہو تو کوئی حکم بیان نہ کریں بلکہ سائل کو کسی تجربہ کار شخص کے پاس بھیج دیں یا خود کسی تجربہ کار شخص سے مشورہ حاصل کریں اور پھر سائل کو مطمئن کریں۔

اپنی کم علمی پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں الٹے سیدھے جواب مت دیں۔ اس طریقے سے آپ کبھی بھی پیشہ ورانہ بنیادوں پر کامیاب نہ ہو سکیں گے اور اپنی ساکھ کو متاثر کرنے کا باعث ہوں گے۔

اختتامیہ

پامسٹری کے اس سلسلے کا اختتام ہوتا ہے۔ یہ بات حقیقت ہے کہ یہ مواد آپ کو مکمل طور پر دست شناس نہیں بنا سکتا جب تک آپ اپنے کام سے دیانتداری نہ برتیں۔ تاہم جس مقصد کے لیے یہ سلسلہ شروع کیا گیا تھا اس کی تکمیل کی ایک صورت پیدا ہو گئی ہیں یعنی متلاشیان حق کو ایک راستہ دکھلادیا گیا ہے اور ایک جیاد مہیا کر دی گئی ہے۔ جو آپ کو پیشہ ور دست شناس بننے میں حد درجہ معاون ومددگار اور راہنما ہو گی۔

مزید معلومات اور علم میں اضافے کے لیے آپ مصنف ہذا کی پامسٹری اور نجوم پر دیگر کتب کا مطالعہ کریں۔

موضوع پر مکمل مہارت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ پوری توجہ سے موضوع کا مطالعہ کریں۔ مسلسل محنت ہی اعلیٰ مقام کے حصول کا باعث بن سکتی ہے۔ کوشش کریں کہ ہر لمحہ آپ کے علم میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہوتا رہے۔

ایک بات جسے میں یہاں بطور خاص لکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ فنی زندگی میں کبھی پیشہ ورانہ بد دیانتی سے کام نہ لیں۔ کسی فرد کے ہاتھ سے جو کچھ آپ اخذ کرتے ہیں آپ کے اور اس کے درمیان ایک راز ہے اور اسے راز ہی رہنا چاہیے۔ کسی دوسرے کو کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہیے اور صرف ان باتوں کو سائل کے سامنے بیان کرنا چاہیے جن کے بارے میں آپ کو مکمل یقین اور علم ہو۔ ناخوشگوار امور کو بیان کرنے میں خاص احتیاط سے کام لیں۔ سائل کو آنے والے مشکل اور ناخوشگوار حالات کے بارے میں غیر تکلیف دہ طریقے سے بتائیں جس عرصے میں آپ ایسی علامات دیکھ رہے ہوں اس مخصوص وقت میں سائل کو متعلقہ امر میں محتاط رہنے اور دیکھ بھال کر قدم اٹھانے کو کہیں۔ ایک دم حتمی حکم نہ لگائیں۔

خالد اسحاق راٹھور کی طبع و زیر طبع کتب

کتاب	قیمت
راہنمائے عملیات (ماھنامہ) ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔	20روپے
خالد روحانی جنتری	55روپے
روحانی مشورے	38روپے
علم الحروف	100روپے
راہنمائے عملیات	--
اصول و قواعد عملیات	
اسماء الحسنی	
نبی ﷺ کے وظائف	
قاموس جفر	
جفر جامع	
راہنمائے تل شناسی	50 روپے
اسباق دست شناسی	60 روپے
مکمل پامسٹری	
راہنمائے دست شناسی	
آسٹرو پامسٹری	
ساعات حقیقی	90 روپے
خزینہ اعداد	30 روپے
علم اعداد حقیقی	
خالد نجوم	
قاموس نجوم	
راہنمائے نجوم	

کتاب	قیمت
ملکی نجوم	
ازدواجی نجوم	
طبی نجوم	
۱۰ سالہ جنتری ۲۰۰۰ تا ۲۰۱۰	115روپے
سیاسی راہنماؤں کے زائچے	
پاکستان کا مستقبل	
طب از رسول ﷺ	
قرآن اور طب	
خالد جامع العلوم مخفی	
تاش کے ۵۲ کارڈ	
خالد رمل	
طلسمی جواہرات	
مراقبہ	
خوابوں کی تعبیر	
طلسمات زہرہ	
پامسٹری، جنس اور ہماری نفسیات	
مستحصلہ قادر الکلام	50 روپے
خالد فالنامے	
پائیوردم	
Numbers + Computers	
پانڈ ریس اور لاٹری کے نمبر	100روپے

کتب کی تازہ فہرست مفت حاصل کرنے کے لیے خط لکھیں

راٹھور پبلشرز، 2/11، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور

آپ بھی اپنے مسائل کے حل اور زائچہ بنوانے کے لیے خالد اسحاق راٹھور کی خدمات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

بچے کا نام

علم نجوم کی روشنی میں بچے کا نام استخراج کروا کر آپ اپنے بچے کو کوکب کے نحس اثرات سے محفوظ اور سعد اثرات کے تحت کر سکتے ہیں۔ آپ کے بچے کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ فیس : ۲۰۰ روپے۔ کوائف : وقت، تاریخ اور مقام پیدائش

پتھر اور جواہرات

☆خوش قسمتی کا پتھر کون سا ہے؟
☆کس پتھر کا استعمال آپ کے لیے موزوں ہے؟
☆کس پتھر کا استعمال نحوست کا باعث ہے؟
☆کوائف : نام، وقت، تاریخ اور مقام پیدائش
☆فیس ۲۰۰روپے

نجومی روحانی راہنمائی

☆اگر آپ پریشان ہیں اور منزل کھو چکے ہیں۔
☆اگر آپ دنیا سے لڑ جھگڑ رہے ہیں اور آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

☆اگر آپ ناکام زندگی بسر کر رہے ہیں اور کامیابی چاہتے ہیں

تو خالد اسحاق راٹھور، ایڈیٹر راہنمائے عملیات آپ کے زائچے کی روشنی میں اپنی وجدانی قوتوں اور ارتکاز توجہ کے ذریعے آپ کے معاملے کے تمام پہلوؤں کا جامع جائزہ لینے کے بعد آپ کی مکمل اور درست راہنمائی کریں گے۔ جس کے نتیجے میں آپ جہاں کامیابی اور اور حصول منزل میں کامیاب ہوں گے وہاں آپ خود اور اپنے ملنے والوں، دوستوں اور عزیز و اقارب کو بھی خالد اسحاق راٹھور، ایڈیٹر، راہنمائے عملیات سے نجومی اور روحانی راہنمائی حاصل کرنے کا مشورہ مکمل یقین اور اعتماد سے دے سکیں گے۔ اس خدمت کے لیے آپ کو ادا کرنے ہوں گے صرف پانچ سو روپے۔ کوائف نام معہ نام والدہ تاریخ پیدائش، وقت پیدائش، مقام پیدائش، درپیش مسئلہ

انگوٹھیاں

کاروبار اور تجارت میں اضافے، رزق میں برکت، حصول روزگار، حصول اولاد، تسخیر و رجوع خلقت، شادی، محبت، صحت، خصوصی

امراض، رد سحر، جادو، مقدمے میں کامیابی وغیرہ کے لئے آپ ادارے کی تیار کردہ خصوصی انگوٹھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہدیہ: ۴۵۰ روپے (ڈاک خرچ ۲۵ روپے)

لوح خوش قسمتی

آپ اگر خوش قسمتی کے طالب ہیں اور زندگی میں درپیش مختلف مسائل کے حل کے لیے موثر اور زود اثر روحانی و عملیاتی مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ماہر عملیات و نجوم خالد اسحاق راٹھور، ایڈیٹر ماہنامہ راہنمائی عملیات سے خاص کوکبی حالتوں یعنی کواکب کی سعد نظرات، شرف، اوج اور بعض خاص یوگ بننے کے اوقات میں لوح خوش قسمتی تیار کروالیں۔ اپنے کوائف بذریعہ ڈاک اور ہدیہ ۷۰۰ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں۔

طلسم تسخیر وحاجت

یہ لوح ایک طویل عرصے سے تیار کر رہا ہوں۔ یہ ایک خاص روحانی و عملیاتی طریقہ کار کے تحت تیار کی جاتی ہے۔ اس کی تیاری میں مختلف کوکبی حالتوں کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔ آپ بھی رزق، دولت، شادی، تسخیر مطلوب، تسخیر خلق، حصول عہدہ، انعامی بانڈ، تسخیر دشمن، حصول اولاد، صحت، جادو وسحر سے حفاظت، حفظ امن یا کسی بھی مطلب کے لیے یہ خصوصی عمل تیار کروا سکتے ہیں۔ ہدیہ ۳۵۹۹ روپے۔ کوائف نام ،معہ نام والدہ تاریخ پیدائش، وقت پیدائش، مقام پیدائش، درپیش مسئلہ۔

تفصیل زائچہ جات

ایک سوال	100 روپے
ایک مکمل امر / سوال	500 روپے
پیدائشی زائچہ	200 روپے
پیدائشی زائچہ معہ حالات	2000 روپے
پیدائشی زائچہ معہ تفصیلی حالات	ذاتی رابطہ

خط لکھنے والے

ایک خط میں ایک سوال تحریر کریں۔ زیادہ ہونے کی صورت میں ایک کے سوا باقی کا جواب دینا ممکن نہ ہوگا۔ جوابی لفافہ جس پر آپ کا مکمل پتہ تحریر ہو ضرور ارسال کریں۔

خط اور منی آرڈر اس پتے پر ارسال کریں

خالد اسحاق راٹھور، مکان 2، گلی 11، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان۔

خالد اسحاق راٹھور کی طبع و زیر طبع کتب

راہنمائے عملیات (ماہنامہ)

ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔ 20روپے

خالد روحانی جنتری 55روپے

روحانی مشورے 38روپے

علم الحروف 100روپے

رہنمائے عملیات --

اصول و قواعد عملیات

اسماء الحسنیٰ

نبی ﷺ کے وظائف

قاموس جفر

جفر جامع

[illegible] 50 روپے

اسباق دست شناسی 60 روپے

مکمل پامسٹری

راہنمائے دست شناسی

آسٹرو پامسٹری

ساعات حقیقی 90 روپے

خزینہ اعداد 30 روپے

علم اعداد حقیقی

خالد نجوم

قاموس نجوم

راہنمائے نجوم

ملکی نجوم

ازدواجی نجوم

طبی نجوم

۱۰ سالہ جنتری ۲۰۰۰ تا ۲۰۱۰ 115روپے

سیاسی راہنماؤں کے زائچے

پاکستان کا مستقبل

طب از رسول ﷺ

قرآن اور طب

جامع العلوم مخفی

پائنڈ بیل اور لاٹری کے نمبر 100روپے

خالد رمل

[illegible] جواہرات

مراقبہ

خوابوں کی تعبیر

تاش کے ۵۲ کارڈ

پامسٹری، جنس اور ہماری نفسیات

مستحصلہ قادر الکلام 50 روپے

خالد فالنامے

بائیوردم

Numbers + Computers

طلسمات زہرہ

راٹھور پبلشرز، 2/11، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور